الصلوة والسلام علیک یا رسول الله

تعلموا الفرائض وعلموها الناس فإنها نصف العلم

(الفردوس بمأثور الخطاب ۲/۱ ۲ رقم الحدیث: ۲۳۳۰)

علم میراث (اردو)

تلخيص السراجية

المسماة

بأسئلة السراجية بالأجوبة الناجية

مؤلف: محمّد کامران العطاري
سلمه الباري

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

(الفردوس بماثور الخطاب، ۲/۴۱، الحدیث: ۲۲۴۰)

ترجمہ: فرائض کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے۔

{خلاصہ سراجی}

(مقدمہ)

علم فرائض کی تعریف: فرائض فرض کی جمع ہے اور فرض کا ایک لغوی معنی "مقررہ حصہ" ہے۔ جبکہ اصطلاح میں اس کی تعریف درج ذیل ہے۔

"عِلْمٌ بِأُصُولٍ مِنْ فِقْهٍ وَحِسَابٍ تُعَرِّفُ حَقَّ كُلٍّ مِنَ التَّرِكَةِ" یعنی فقہ اور حساب کے ایسے اصول کا علم جو ترکہ میں سے ہر ایک کے حق کو متعارف کرتا ہے۔

موضوع: علم فرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہے۔

غرض وغایت: ارباب حقوق تک ان کے حقوق کو پہنچانا۔

علم فرائض کے ارکان: تین ہیں۔

(۱) وارث (۲) مورث (۳) میراث

س: وارث کی تعریف کریں۔

ج: هو الذي يستحق ان يكون خليفة عن المورث فيما ترك من الاموال

Scanned by CamScanner

والمفقود - یعنی جو مورث کے ترکہ میں اسکا خلیفہ بننے کا مستحق ہو۔

س: مورث کی تعریف کریں؟

ج: ھو الشخص الذی مات حقیقتاً أو حکماً وترک مالاً أو حقاً یورث عنہ یعنی ایسا شخص جو حقیقی یا حکمی طور پر مر گیا اور اس نے مال یا حق کو چھوڑا جس کا وارث بنایا جاتا ہے۔

س: میراث کی تعریف کریں؟

ج: ھو ما ترکہ المیت من الاموال والحقوق التی تورث۔ وہ اموال اور حقوق جنہیں میت نے چھوڑا اور اسے کا وارث بھی بنایا جاتا ہے۔

وراثت کے اسباب: تین ہیں۔

(۱) قرابت (۲) زوجیت (۳) ولاء

س: قرابت سے کیا مراد ہے؟

ج: اس میں اصول و فروع سب شامل ہیں۔

س: زوجیت سے کیا مراد ہے؟

ج: جو عقد صحیح کے ذریعے حقیقتاً یا حکماً حاصل ہو۔ حقیقتاً اس طرح کے جب تک نکاح باقی ہے یہ ایک دوسرے کے وارث رہیں گے اور اگر طلاق ہوئی اور عدت بھی گزر گئی تو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے۔

مسئلہ: طلاق رجعی کی عدت باقی ہے تو حکماً نکاح بھی باقی ہے۔

مسئلہ: حالت صحت میں دی جانے والی طلاق بائنہ سے سلسلہ وراثت ختم ہو جاتی ہے

Scanned by CamScanner

کا بخلاف مرض الموت کی طلاق بائنہ کے کہ اس میں عورت محروم نہ ہوگی۔ اور اگر عورت پہلے مر گئی تو مرد وراثت سے محروم ہوگا۔

س: ولاء کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں۔

ج: درج ذیل ہیں۔

(۱) ولاء من جهة العتق (۲) ولاء من جهة الموالات

س: "ولاء من جهة العتق" کی تعریف کریں؟

ج: "هو القرابة الحكمية التي سببها الاعتاق" وہ حکمی قرابت جس کا سبب آزاد کرنا ہو۔

س: "ولاء من جهة الموالات" کی تعریف کریں؟

ج: مجهول النسب، معروف النسب سے کہے کہ اگر میں مر جاؤں تو میرا وارث بھی تو ہوگا اور اگر میں قتل کروں تو تو ہی ذمہ دار ہوگا اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا۔

وراثت کی شرائط: تین ہیں۔

(1) مورث کا مرنا (2) وجود وارثه عند موته حیا (3) مانع ارث کا معدوم ہونا۔

س: مورث کے مرنے سے کیا مراد ہے؟

ج: "هو انعدام الحياة في الانسان بعد تحقق وجودها فيه" یعنی انسان میں حیات کے تحقق کے بعد حیات کا معدوم ہو جانا۔

س: "وجود وارثه عند موته حیا" سے کیا مراد ہے۔

ج: جو شخص مورث کے مرنے کے وقت زندہ ہو خواہ حقیقۃً یا حکماً جیسے حمل۔

س: "مانع ارث کا نہ ہونا" اس سے کیا مراد ہے؟

ج: یعنی وراثت کے موانع میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے مثلاً مورث یا وارث میں سے کسی کا مرتد ہونا وغیرہ۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمدا لشاکرین والصلاۃ علی خیر البریہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانھا نصف العلم

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام عالمین کا رب ہے جیسا کہ شکر کرنے والوں کی حمد درود ہو خیر البریہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی طیب طاہر آل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرائض کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے۔

س: "حمد الشاکرین" کہا۔ "حمد الحامدین" کیوں نہیں کہا؟

ج: کیونکہ حمد کے مقابلے میں شکر عام ہے کیونکہ یہ لسان، جنان اور ارکان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ حمد صرف لسان سے ہوتی ہے۔

اعتراض: پھر تو "الحمد للہ" کے بجائے "الشکر للہ" کہنا چاہیے تھا۔

ج: من وجہ حمد بھی عام ہے کیونکہ یہ نعمت اور غیر نعمت دونوں پر ہوتی ہے۔ بخلاف شکر کے کہ وہ صرف نعمت پر ہوتا ہے۔

اعتراض: نبی علیہ السلام کو خیر البریہ کہا گیا تو آپ نے کہا "ذاک ابراھیم" تو خطبہ میں آپ علیہ السلام کو خیر البریہ کیوں کہا گیا۔

ج: حضور علیہ السلام کا قول "خیر البریہ" بطور تواضع تھا۔

س: طیبین اور طاہرین سے کیا مراد ہے؟

Scanned by CamScanner

ج: "طیبین" سے مراد دلوں کی پاکیزگی اور طاہرین سے مراد ارکان کی پاکیزگی ہے۔

س: علم میراث میں کئی احادیث مروی ہیں۔ پھر تعلموا الفرائض ..... الخ کا انتخاب کیوں کیا

ج: بقیہ احادیث میں ترغیب ہے اور اس میں ترغیب اور براعۃ استہلال بھی ہے۔

Scanned by CamScanner

قال علماؤنا رحمهم الله تتعلق بتركة الميت ..... الخ

س: میت کے ترکے کے ساتھ کتنے حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

ج: علماء حنفیہ رحمھم اللہ نے فرمایا کہ میت کے ترکے کے ساتھ بالترتیب چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

س: حقوق اربعہ کی وجہ حصر سپرد قلم کریں۔

ج: میت کے ترکہ میں میت کا اپنا حق ہوگا یا دوسرے کا۔ اگر میت کا اپنا حق ہے تو وہ (1) **تجہیز وتکفین** ہے۔ اور اگر دوسرے کا حق ہے تو یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ یا تو اس حق کا ثبوت میت کے مرنے سے پہلے ہوگا یا مرنے کے بعد ہوگا۔ اگر اس حق کا ثبوت مرنے سے پہلے ہو تو وہ (2) **قرض** ہے۔ اور اگر اس حق کا ثبوت مرنے کے بعد ہو تو یہ دو حال سے خالی نہیں کہ یا تو یہ میت کی جانب سے ہوگا یا نہیں۔ اگر میت کی جانب سے ہو تو وہ (3) **وصیت** ہے۔ اور اگر میت کی جانب سے نہ ہو تو وہ (4) **میراث** ہے۔

الأوّل: يُبدأ بتكفينه وتجهيزه من غير تبذيرٍ ولا تقتيرٍ .....

س: حقوق اربعہ میں سے پہلا حق کیا ہے۔

ج: عدد اور قیمت میں اسراف اور نقصان (یعنی کمی) سے بچتے ہوئے میت کی تجہیز وتکفین کرنا۔ مثال کے طور پر میت کا کفن سنت تین کپڑے ہیں یعنی (1) قمیص، (2) ازار اور (3) لفافہ اور عورت کے پانچ کپڑے ہیں یعنی (1) قمیص، (2) ازار، (3) لفافہ (4) خمار اور (5) خرقہ۔ لھذا مرد کو چار کپڑوں اور عورت کو پانچ کپڑوں کے بجائے چھ کپڑوں میں کفن دینا تبذیر یعنی اسراف

Scanned by CamScanner

ہے اور مرد کو دو اور عورت کو چار کپڑوں میں کفن دینا تقتیر یعنی نقصان اور کمی
ہے۔ اور اسی طرح میت کو درمیانی کپڑوں میں کفن دینا چاہیے تو اگر کوئی بہت
زیادہ قیمتی لباس میں کفن دے تو یہ تبذیر اور کم قیمت اور گھٹیا کپڑے میں
کفن دے تو یہ تقتیر یعنی کمی ہے۔

نوٹ: جب میت وصیت کرے کہ اسے زیادہ قیمتی لباس میں کفن دیا جائے۔
تو وصیت کو پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر دائن کفن سنت سے روکے تو کفن
کفایہ دیا جائے گا یعنی مرد کیلئے دو کپڑے اور عورت کیلئے تین کپڑے۔ اور اگر میت
کیلئے کوئی ترکہ نہ ہو تو کفن اسی پر لازم ہے جس پر حالت حیات میں نفقہ
لازم تھا اور اگر وہ بھی نہ ہو تو یا ہو تو فقیر ہو تو بیت المال سے کفن
لیا جائے گا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب: عورت کا کفن مطلقاً اس کے
شوہر پر لازم ہے۔ لھذا عورت کے ترکہ کے ساتھ تین حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

س: تجہیز کے کیا معنی ہیں؟

ج: موت سے لے کر دفن تک کے معاملات۔ لھذا اس میں تکفین کے معاملات بھی
شامل ہیں۔ "تکفین و تجہیز" کہنا "عطف الخاص علی العام" ہے یعنی تخصیص
بعد التعمیم اور "تجہیز و تکفین" کہنا "عطف العام علی الخاص" یعنی تعمیم علی
التخصیص ہے" اور تجہیز و تکفین کہنا "تخصیص بعد التعمیم" جسے
بلاغت میں تحریر کہتے ہیں۔

س: قیمت میں میانہ روی کیا ہے؟

ج: اس بارے میں مندرجہ ذیل دو قول ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۱) کفن اتنی قیمت کا ہو کہ جتنی قیمت کا وہ کپڑا اپنے دوستوں کے ملنے کے وقت پہنتا تھا۔
(۲) کفن اتنی قیمت کا ہو کہ جتنی قیمت کا کپڑا وہ عید پر پہنتا تھا۔

نوٹ: قول اول راجح ہے۔

ثُمَّ تُقضٰى دُيُونُهُ مِن جَمِيعِ مَا بَقِيَ مِن مَالِه.....

س: میت کے ترکہ کے ساتھ متعلق ہونے والے حقوق اربعہ میں حق ثانی کیا ہے؟

ج: حق ثانی قرض ہے۔ یعنی تجہیز و تکفین کے بعد بچے ہوئے سب مال سے میت کے دَین کو پورا کیا جائے۔

س: قرض کی وجہ حصر بیان کریں؟

ج: دین دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو **فرد واحد** کا ہوگا یا **افراد کثیرہ** کا۔ اگر فرد واحد کا ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا تو مال میت سے پورا ہو جائے گا یا نہیں ہوگا۔ اگر ہو جائے تو **فبہا** اور اگر پورا نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ بقدر امکان وصول کرنے کے بعد بقیہ دَین معاف کر دے گا یا نہیں۔ اگر معاف کر دے تو **فبہا** وگرنہ اسکا معاملہ سپرد الٰہی کیا جائے گا۔ اور اگر دین **افراد کثیرہ** کا ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا تو وہ افراد کثیرہ اولویت میں **متفرق** ہونگے یا **متفق**۔ اگر افراد کثیرہ اولویت میں متفرق ہوں تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا تو مال میت سے ان کا دین پورا ہو جائے گا یا نہیں۔ اگر مال میت سے ان سب کا دین پورا ہو جائے تو **فبہا**۔ اور سب کا دین مال میت سے پورا نہ ہو تو دین المرض (یعنی دین علمی کہ میت نے مرض موت میں اسکا اقرار کیا) والوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر دین صحت (یعنی دین حقیقی جو گواہوں سے ثابت ہو یا حالت صحت میں اقرار کے ساتھ) بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا یا تو مال میت سے پورا

Scanned by CamScanner

پورا ادا ہو جائے گا یا نہیں۔ اگر پورا ہو جائے تو ٹھیک اور اگر نہ ہو تو فیصد کے اعتبار سے دیا جائے گا۔ اور اگر افراد کثیرہ **اولویت میں متفق** ہوں (یعنی دونوں کا دین دین صحت یا حقیقی" ہو یا دونوں کا دین "دین مرض یا حکمی" ہو) تو یہ دو حال سے خالی نہ ہونگے یا تو مال میت سے ان کا قرض پورا ہو جائے گا یا نہیں اگر ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ سب کو فیصد کے اعتبار سے دیا جائے گا۔

س: اگر دین حقوق اللہ میں سے ہو تو اسکا کیا حکم ہے۔

ج: اگر میت نے وصیت کی تو بندوں کے دین کے بعد بقیہ مال کے ثلث سے نفاذ واجب ہے وگرنہ واجب نہیں۔

ثُمَّ تُنفَذُ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَا بَقِيَ بَعْدَ الدَّيْنِ.....

س: حقوق اربعہ میں سے حق ثالث کیا ہے۔

ج: میت کے ترکہ کے ساتھ متعلق ہونے والے حقوق اربعہ میں سے حق ثالث وصیت ہے یعنی تجہیز و تکفین اور قضاء دین کے بعد بقیہ مال کے ثلث سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی۔

س: وصیت کی تعریف کریں۔

ج: بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا وصیت کہلاتا ہے۔

س: وصیت کا حکم کیا ہے؟

ج: ابتداء اسلام میں وصیت فرض تھی کما قال تعالیٰ:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۔

[البقرۃ: ۱۸۰]

ترجمہ کنز الایمان: "تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کیلئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔"

اللہ تعالیٰ نے آیۃ المواریث کے ذریعے اس آیۃ کے حکم کو منسوخ فرما دیا اور اب وصیت کرنا مستحب ہے۔

قال الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن: ورثاء غنی ہیں تو وصیت کرنا افضل بصورتِ دیگر غیر افضل ہے۔

اعتراض: "وصیت" دین کے بعد ہوتی ہے جبکہ آیۃ قرآنی اس کے برعکس ہے۔ کما قال تعالیٰ "مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ" [النساء: ۱۱] ترجمہ کنز الایمان "بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے"

الجواب: قالَ علی رضی اللہ عنہ "تم یہ آیت پڑھتے ہو حالانکہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دین کا فیصلہ فرماتے تھے"۔ تو حدیث پاک سے قرآن پاک کی مذکورہ آیت کی تفسیر ہو گئی۔

اصطلاحات وصیت: (۱) مُوصِی (یعنی وصیت کرنے والا)۔ (۲) موصیٰ لہ (یعنی جس کے لیے وصیت کی)۔ (۳) موصیٰ بہ (یعنی مُوصِی نے جس مال یا منفعت کی وصیت کی)

٭ وصیت کی شرائط ٭

Scanned by CamScanner

س: وصیت کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں۔

ج: وصیت کی شرائط آٹھ (8) ہیں۔ جن میں سے تین (3) کا تعلق مُوصی سے ہے۔ اور تین (3) کا تعلق مُوصٰی لہ سے ہے اور دو (2) کا تعلق موصٰی بہ سے ہے

مُوصی سے متعلقہ شرائط

1)۔ موصی تبرع یعنی نیکی کرنے کا اہل ہو یعنی وہ بالغ، عاقل اور مسلم ہو۔

2)۔ بعد وصیت موصی سے صراحۃً یا دلالۃً رجوع عن الوصیہ ثابت نہ ہو۔

3)۔ موصی اتنا مقروض نہ ہو کہ ادائیگی قرض کے بعد مال ہی باقی نہ رہے۔

موصٰی لہ سے متعلقہ شرائط

1)۔ موصی کی وفات کے وقت "موصٰی لہ" کا زندہ ہونا۔

2)۔ "موصٰی لہ" قاتل موصی نہ ہو۔

3)۔ "موصٰی لہ" وارث موصی نہ ہو۔ اگر وارث ہو تو ورثاء کی اجازت شرط ہے۔ اگر بعض ورثاء نے اجازت دی اور بعض نے نہ دی یا نابالغ ہیں تو اجازت دینے والے بالغ ورثاء کے اعتبار سے موصٰی لہ کو حصہ ملے گا۔ باقی میں وصیت پوری کرنا ناجائز ہے۔

موصٰی بہ سے متعلقہ شرائط

1)۔ "موصٰی بہ" مباح ہو یعنی شراب اور خنزیر وغیرہ نہ ہو۔

2)۔ "موصٰی بہ" قابل تملیک ہو۔ لہٰذا آزاد آدمی کی وصیت کرنا وغیرہ قابل تملیک نہ ہونے کی وجہ سے موصٰی بہ نہیں بن سکتی۔

مسئلہ: غیر وارث کیلئے ثلث سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں جبکہ وارث کیلئے مطلقاً جائز نہیں جبکہ دیگر ورثاء اجازت نہ دیں کیونکہ نبی علیہ السلام نے "حین فی الوصیۃ"

Scanned by CamScanner

گناہ کبیرہ کہا اور "حیف فی الوصیت" ثلث پر زیادتی اور وارث کیلئے وصیت ہے۔

س: وصیت کی وجہ حصر کیا ہے؟

ج: وصیت تہائی مال سے ہوگی یا نہیں ہوگی۔ اگر تہائی سے ہو تو اجنبی کیلئے ہوگی یا وارث کیلئے۔ اگر اجنبی کیلئے ہو تو جائز۔ اگر وارث کیلئے ہو تو دیگر ورثاء اجازت دیں گے یا نہیں۔ اگر دے دیں تو جائز اور اگر نہ دیں تو ناجائز۔ اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کی ہے تو تہائی میں جاری ہوگی اور باقی میں ورثاء کی اجازت مشروط ہے۔

ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنّة واجماع الامّة.....

س: حقوق اربعہ میں سے حق رابع کیا ہے؟

ج: میت کے ترکہ کے ساتھ متعلق ہونے والے حقوق اربعہ میں حق رابع "تقسیم المیراث بین الورثاء" ہے۔ یعنی تجہیز و تکفین، ادائے دین اور وصیت کے نفاذ کے بعد بچنے والا مال ورثاء کے مابین کتاب و سنت اور اجماع امت کے ذریعے تقسیم کر دینا۔

س: "ثبوت وراثت کے ماخذ" کتنے اور کون کون سے ہیں۔

ج: ثبوت وراثت کے ماخذ تین ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

1). کتاب اللہ تعالیٰ۔ مثلاً باپ، ماں، میاں و بیوی اور بہن وغیرہ کا ارث کتاب اللہ سے ثابت ہے۔

2). سنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً جدہ صحیحہ کہ اس کا ارث سنہ سے ثابت ہے لما روی ان النبیَ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی الجدۃ السدس۔

(3). اجماع امت۔ مثلاً جد صحیح، پوتی وغیرہ۔

وُرثاء کی اقسام۔

س: ورثاء کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

ج: ورثاء کی درج ذیل اقسام ہیں۔

1). **فیبدأ بأصحاب الفرائض**: ورثاء کی پہلی قسم ذوی الفرائض ہیں۔ حقوق ثلاثہ کے بعد بچنے والا مال کی تقسیم کی ابتداء انہیں سے کی جائے گی۔

2). **ثم بالعصبات من جہۃ النسب**: اصحاب فرائض کے بعد عصبات نسبیہ۔

3). **بالعصبۃ من جہۃ السبب**: اور عصبات نسبیہ کے بعد عصبات سببیہ۔

4). **ثم عصبتہ علی الترتیب**: عصبات سببیہ کے بعد مولی العتاقہ کے عصبات نسبیہ اور پھر اگر عصبات نسبیہ معدوم ہوں تو عصبات سببیہ لیکن ان عصبات میں صرف مرد ہوں گے کما قال علیہ السلام "لیس للنساء إلّا ما أعتقن ..... الخ"۔

5). **ثم الرّد علی ذوی الفروض النسبیۃ بقدر حقوقھم**: پھر مال کو ذوی الفروض النسبیہ (یعنی: زوجین کے علاوہ کیونکہ زوجین ذوی الفروض السببیہ ہیں) کی طرف ان کے حقوق کے مطابق لوٹا دیا جائے گا۔ (یعنی ایک حصہ والے کو اس کی مقدار کے مطابق، دو حصوں والے کو ان کی مقدار کے مطابق)۔ اور ان میں ذوی الارحام کو مقدم کیا جائے گا کیونکہ یہ میت کے زیادہ قریب ہے اور اعلیٰ درجے والے ہیں۔

Scanned by CamScanner

6). **ثم ذوی الأرحام:** عصبات اور ذوی اہل رد کے عدم کے وقت مال ذوی الأرحام کو دیا جائے گا۔ پس اگر زوجین میں سے کوئی بھی نہ ہو تو تمام مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا ورنہ باقی مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔

ذو رحم کی تعریف: میت کا ایسا قریبی رشتہ دار جو ذی فرض اور عصبہ نہ ہو۔

7). **ثم مولی الموالاۃ:** مذکورین کے عدم کے وقت مال مولی الموالاۃ کو ملے گا۔

{موالات کی صورت}

"مجہول النسب" دوسرے سے کہے کہ "میں مر جاؤں تو تو میرا وارث اور اگر میں جنایت کروں تو تو میرا عاقل" اور دوسرا کہے کہ "قبلت" تو قبول کرنے والا وارث اور عاقل بن جائے گا۔

8). **ثم المقر له بالنسب علی الغیر بحیث لم یثبت نسبه باقراره من..... الخ**

مولی الموالاۃ کے نہ ہونے کے وقت مقرّ لہ کو مال ملے گا۔ "مقر له بالنسب علی الغیر" ایسا شخص ہے کہ جس کیلئے اس نے غیر نے اپنے غیر سے ثبوت نسب کا ایسا اقرار کیا ہو کہ جس سے نسب ثابت نہ ہو۔ نیز مقِر اپنے اقرار سے رجوع کئے بغیر مر گیا ہو۔

9). **ثم الموصیٰ له بجمیع المال:** من تقدم ذکرہ کے نہ ہونے کے وقت مال اسے دیا جائے گا جس کیلئے موصی نے ثلث سے زائد کی وصیہ کی ہو۔

10). **ثم بیت المال:** مذکورین کے عدم کے وقت مال "بیت المال" میں دیا جائے گا۔

تفصیل اصحاب الفرائض

س: ذوی الفرائض کی تعریف کریں؟

Scanned by CamScanner

ج: "وھم الذین لھم سھام مقدرۃ فی کتاب اللہ تعالیٰ" یعنی جن کا حصہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہو۔"

س: اصحاب فرائض کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ نیز یہ کتنے افراد ہیں۔

ج: یہ کل بارہ افراد ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں۔

اصحاب فرائض سببیہ: درج ذیل ہیں۔

1). خاوند
2). بیوی

اصحاب فرائض نسبیہ: درج ذیل ہیں۔

3). میت کا باپ
4). میت کا جد صحیح
5). اخیافی بھائی (یعنی ماں شریک بھائی)
6). بیٹی
7). پوتی
8). سگی بہن
9). علاتی بہن (یعنی باپ شریک بھائی)
10). اخیافی بہن (ماں شریک بہن)
11). دادی
12). ماں

اعتراض: اصحاب فرائض کو عصبات پر مقدم کیوں کیا؟

الجواب: اس کے تین جواب ہیں۔

1). اصحاب فرائض کے حصے قرآن میں بیان کیے گئے اگر عصبات مقدم ہوتے تو ان کے حصے بھی یقیناً قرآن میں بیان کیے جاتے۔ قاعدہ ہے۔ "السکوت فی موارد البیان رد" یعنی بیان کی جگہوں میں سکوت رد ہوتا ہے۔

2). اگر عصبات مقدم ہوں تو سارا مال لے لیں گے اور ~~عصبات~~ اصحاب فرائض محروم ہو جائیں گے۔ اور ان کو محروم کرنا باطل ہے۔

Scanned by CamScanner

(ج). جو چیزوں قرآن و حدیث سے ثابت ہو وہ مقدم ہوتی ہے۔

عصبات نسبیہ کی تفصیل

عصبہ کی تعریف: "والعصبة کل من یاخذ ما أبقته أصحاب الفرائض وعند الانفراد یحرز جمیع المال" یعنی عصبہ (خواہ نسبی ہوں یا سببی) ہر وہ شخص ہے جو ترکہ میں سے اس مال کو لے لے جسے اصحاب فرائض نے چھوڑا ہو۔ اور اکیلا ہونے کی صورت میں سارا مال لے لے۔

اعتراض: آپ کی بیان کردہ تعریف "ردّ علی ذوی الفرائض" کی صورت میں "اصحاب فرائض" پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں "اصحاب فرائض" کو وہی مال ملے گا جسے اصحاب فرائض نے چھوڑا ہے اور اکیلے ہونے کی صورت میں سارا مال لے لیں گے۔ لھذا آپ کی تعریف دخول غیر سے مانع نہ ہو گی۔

الجواب: عصبات کی تعریف میں بجھۃ واحدہ کی قید ملحوظ ہے۔ جبکہ "ردّ علی ذوی الفرائض" کی صورت میں بجھۃ ردّ اور بجھۃ ثانیہ کی قید ملحوظ ہے۔

عصبات سببیہ کی تفصیل

عصبات سببیہ کی تعریف: "ایسے ورثاء جو بجھۃ سبب ہوں۔ بجھۃ قرابت نہ ہوں"۔ اور عصبات سببیہ "مولی العتاقہ" ہے۔ یعنی میت کو آزاد کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ جو غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اس کیلئے ولاء ثابت ہوتی ہے اور وہ وارث بن جاتا ہے۔ خواہ اللہ تعالی کی رضا کیلئے آزاد کرے یا کسی اور وجہ سے۔ خواہ اختیاری ہو یا اضطراری۔ اور اسے ولاء عتاقہ کہتے ہیں۔

س: عصبات سببیہ کو ورثاء میں شمار کرنے پر کیا دلیل ہے؟

Scanned by CamScanner

قولہ علیہ السلام: "اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ" [الحدیث] یعنی ولاء اس کیلئے ہے کہ جو آزاد کرے۔

"عصبات سببیہ کے مذکر عصبات" کی تفصیل

نوٹ: اس کی بعض تفصیل صفحہ نمبر: ۱۴ پر گزر چکی ہے۔

اعتراض: عصبات سببیہ کے عصبات نسبیہ اور عصبات سببیہ (یعنی: مولی العتاقہ کا مولی العتاقہ) میں مذکر کی قید کیوں لگائی گئی۔

ج: لقولہ علیہ السلام "لَیْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَا اَعْتَقْنَ"

یعنی: ولاء میں سے عورتوں کیلئے کچھ نہیں مگر جس نے آزاد کیا یا جس نے آزاد کرنے والے کو آزاد کیا۔

فائدہ: یاد رہے! عصبات سببیہ کے عصبات میں سے عورتیں نہ مولی العتاقہ ہیں اور نہ ہی مولی العتاقہ کی مولی العتاقہ۔

"الردّ علی ذوی الفروض..... الخ" کی تفصیل

نوٹ: اس کی بعض تفصیل صفحہ: ۱۴ پر گزر چکی ہے۔

اعتراض: "الردّ علی ذوی الفروض النسبیہ" میں نسبیہ کی قید لگائی ہے۔ سببیہ (یعنی خاوند اور بیوی) کی قید کیوں نہیں لگائی۔

جواب: قیاس کے مطابق سببیہ کو کچھ بھی نہیں ملنا چاہیے تھا۔ لیکن قرآن نے میاں بیوی کے حصے بیان کر دیے تو اگرچہ یہ خلافِ قیاس ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ خلافِ قیاس اپنے مورد میں ہی میں بند رہتا ہے۔ لھذا ان دونوں کو ردّ علی..... الخ میں شمار نہیں کریں گے۔

Scanned by CamScanner

"ذوی الأرحام" کی تفصیل

نوٹ: ان کی تفصیل صفحہ 15: پر گزر چکی ہے۔

"مولی الموالاۃ" کی تفصیل

صورۃ موالاۃ: مجہول النسب دوسرے سے کہے "جب میں والدان مر جاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور اگر میں جنایت کروں تو تو میرا عاقل ہوگا" اور دوسرا کہے کہ "قبلت" تو دوسرا وارث اور عاقل ہو جائے گا۔ اور اگر دوسرا بھی مجہول النسب ہو اور وہ پہلے سے یہی بات کرے اور وہ قبول کرے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو جائیں گیں۔

اہم مسئلہ: مولی الموالاۃ کرنے والا موالات سے رجوع کر سکتا ہے۔ مگر معروف النسب نے قتل پر دیت دے دی ہو تو اب یہ مجہول النسب رجوع نہیں کر سکتا۔

مولی الموالاۃ کے وارث ہونے کی شرائط؟؟؟

اس کے وارث ہونے کی مندرجہ ذیل تین شرائط ہیں۔

1)۔ عقد موالات میں میراث اور عاقلہ دونوں کی شرط ہو۔

2) موالات کرنے والے کا کوئی وارث موجود نہ ہو۔

3)۔ نو مسلم اگر عقد موالات کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اہل عرب میں سے نہ ہو۔

{اختلاف}

امام شافعی، امام شعبی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم: کے نزدیک عقد موالات باطل ہے۔

حضرت علی، عمر فاروق، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور احناف: کے نزدیک عقد موالات بالفعل جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

الدلیل: حضرت اشعث بن سوار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور میرے ساتھ عقد موالات کیا، پھر وہ مر گیا۔ تو میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور ان سے وراثت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا "وہ وراثت تیرے لیے ہے۔ ورنہ ہم بیت المال میں رکھ دیتے"۔

"المقر لہ بالنسب علی الغیر" کی تفصیل

س: "المقر لہ بالنسب علی الغیر" کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

ج: ایسا شخص جس کیلئے اس کے غیر نے اپنے غیر پر ثبوت نسب کا ایسا اقرار کیا ہو۔ کہ جس کے ساتھ نسب ثابت نہ ہوتا ہو۔ اور مقر بغیر رجوع کے مر گیا ہو۔

مثال: یعنی زید کا عمرو کیلئے کہنا کہ "عمرو میرا بھائی ہے"۔ یہ ایسا اقرار ہے جس سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں عمرو کے غیر (زید) نے اپنے غیر (یعنی باپ) پر عمرو کے نسب کے ثبوت کا ایسا اقرار کیا ہے کہ جس سے نسب ثابت نہیں ہو سکتا۔

س: "المقر لہ بالنسب علی الغیر" کے وارث بننے کیلئے چار شروط ہیں۔

ج: وہ شروط درج ذیل ہیں۔

1)۔ "مقر لہ" مجہول النسب ہو۔ معروف النسب "مقر لہ" نہیں بن سکتا۔

2)۔ "مُقر" اپنے غیر سے نسب کے ثبوت اقرار کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ زید میرا بیٹا ہے۔ بلکہ کہے کہ میرا بھائی ہے۔ تو اس کے غیر یعنی اس کے باپ کی طرف نسب کا ثبوت ہوگا۔

3)۔ غیر یعنی باپ نے اس نسب کی تصدیق نہ کی ہو۔ اگر تصدیق کر دی یا دو گواہ لے آئے تو مقر لہ اس کا بیٹا اور مقر کا سگا بھائی ہو جائے گا۔

4)۔ مقر نے مرتے دم تک رجوع عن الاقرار نہ کیا ہو۔ "اذا مات المقر علی اقرارہ" سے اسی طرف اشارہ ہے۔

Scanned by CamScanner

"موصی لہ بجمیع المال" کی تفصیل

نوٹ: اس کی تفصیل صفحہ : 15 پر گزر چکی ہے۔

"بیت المال" کی تفصیل

مذکورہ ورثاء کے عدم کی صورت میں سارا مال بیت المال میں بطور مال ضائع رکھا جائے گا۔ لہذا وہ تمام مسلمین کیلئے ہوگا۔ یاد رہے کہ بیت المال کی چار انواع ہیں۔

1). **بیت مال الخمس:** اس میں غنائم، معادن اور رکاز کا خمس رکھا جاتا ہے۔

2). **بیت مال الصدقۃ:** اس میں سوائم کی زکوٰۃ، زمینوں کا عشر وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

مذکورہ اقسام کا مصرف: ان کا مصرف یتیم، مساکین اور مسافر ہیں۔

3). **خراج الأراضی:** اس کا مصرف ہماری مصلحتیں ہیں۔ تعمیرات وغیرہ

4) **بیت مال الضائع:** اس میں ایسا مال رکھا جاتا ہے۔ کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

مصرفہ: عاجز فقراء کا نفقہ، ان کی ادویات، ان کا کفن اور ان کی جنایت کی دیت۔

فصل في الموانع

Scanned by CamScanner

فصل فی الموانع

س: موانع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں؟

ج: "موانع" مانع کی جمع ہے۔ جسکا لغوی معنی " حائل ہونا" ہے۔ اور اصطلاح میں کسی شخص میں ایسی علت کا ہونا کہ جس کی وجہ سے وہ وراثت سے محروم ہو جائے"

س: مانع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

ج: مانع کی درج ذیل دو قسمیں ہیں۔

1). المانع عن الموروثیت 2). المانع عن الوارثیت

المانع عن الموروثیت: کسی شخص میں ایسی علت کا ہونا کہ جس کی وجہ سے اسکا مال "مال وراثت" ہی نہ بن سکے۔ اور وہ علت نبوت ہے۔ کما قال علیہ السلام: "انا معشر الانبیاء لا نورث"

المانع عن الوارثیت: کسی شخص میں ایسی علت کا ہونا جس سے اہلیت ارث ہی ختم ہو جائے یعنی وہ وارث ہی نہ بن سکے۔ "فصل فی الموانع" میں موانع سے یہی مراد ہے۔

س: موانع کتنے اور کون کونسے ہیں؟

ج: موانع کل چار ہیں۔

1). رِقِّیّۃ 2). قتل جس کی وجہ سے قصاص یا کفارہ لازم ہو 3). اختلاف الدینین 4). اختلاف دارین

الرّق وافرا کان او ناقصا.....

رقّیت: یعنی "غلام ہونا" موانع اربعہ میں سے ایک ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے مرد یا عورت وراثت سے محروم ہوتا ہے۔ خواہ یہ رقّیت وافر (یعنی تامہ) ہو یا ناقص (یعنی ناقصہ)۔

Scanned by CamScanner

س: "رقیّت" کی تعریف کریں۔ نیز ان کی اقسام بمع تفصیل بیان کریں؟

ج: رقیّت کا لغوی معنی "الضعف" ہے۔ اور اصطلاح میں "ایسا عجز حکمی جو بوجہ کفر انسان کے ساتھ قائم ہو" [اس معنی میں کہ رقیق ان چیزوں پر قادر نہیں ہوتا کہ جس پر آزاد قادر ہوتا ہے۔ یعنی شہادۃ، ولایۃ اور ملک"]۔

"رقیّت کی اقسام"

رقیت کی دو قسمیں ہیں۔

1)۔ رقیت تامّہ: ایسی غلامی جس کے ساتھ آزادی کا سبب اصلاً منعقد نہ ہوا ہو۔ مثلاً قِنّ (یعنی خالص غلام)۔ متن سراجی میں اسے "وافرًا" سے تعبیر کیا گیا۔

2)۔ رقیت ناقصہ: ایسی غلامی کہ جس کے ساتھ کوئی آزادی کا سبب منعقد ہو گیا ہو۔ مثلاً مکاتب، مدبّر اور امّ ولد۔ متن سراجی میں اسے "ناقصًا" سے تعبیر کیا گیا۔

س: رقیت "مانع وراثت" کیوں ہے؟

ج: رقیت دو وجوہ کی بناء پر مانع ارث ہے۔

1)۔ غلام کسی بھی سبب سے مالک نہیں ہو سکتا۔ تو وراثت کے سبب سے بھی مالک نہیں بن سکتا۔

2)۔ اگر غلام کو وراثت کا وارث بنایا جائے تو وراثت مالک کی ملک میں چلی جائے گی حالانکہ یہ ورثاء کا حق ہے۔

والقتل الّذی یتعلّق بہ وجوب القصاص او الکفارۃ ......

قتل: موانع اربعہ میں سے دوسرا مانع "قتل" ہے۔ یعنی عاقل اور بالغ وارث کا مورث کو بلاوجہ قتل کرنا کہ جس سے قصاص یا کفارہ کا وجوب ہو۔

س: قتل کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں۔

قتل کی اقسام: قتل کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں۔

1)۔ قتل عمد: کسی دھاری دھار آلہ سے قصداً قتل کرنا۔ آگ میں جلانا اور گولی سے مارنا بھی قتل عمد ہے۔

حکم: کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ اور قصاص ہے۔ مورث کو قتل کردے تو وراثت سے محروم ہوگا۔

2)۔ قتل شبہ عمد: قصداً ایسے آلہ کے ساتھ قتل کرنا کہ غالباً اس کے ساتھ قتل نہ کیا جاتا ہو۔ مثلاً کوڑے کے ساتھ۔

حکم: گناہ ، عاقلہ پر دیت مغلظہ اور کفارہ۔ مورث کو قتل کردے تو محروم عن الارث ہوگا۔

3)۔ قتل خطاء: قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں۔ (1) گمان میں غلطی یعنی کسی نے تیر کو پھینکا اور وہ انسان تھا۔ یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ شکار ہے۔ اور (2) فعل میں غلطی یعنی تیر شکار کی طرف پھینکا لیکن وہ انسان کو پہنچ گیا۔

4)۔ قتل قائم مقام خطاء: حالت نیند میں کسی پر گرا اور وہ مرگیا۔

قتل خطا اور قائم مقام خطاء کا حکم: کفارہ ، عصبہ پر دیت مخففہ ، اگر وارث ہے تو محروم عن الارث ہوگا۔

5)۔ قتل بالسبب: کسی نے غیر ملک میں کنواں کھدوایا یا پتھر رکھوایا اور غیر اس

Scanned by CamScanner

مر گیا۔

حکم: عاقلہ پر دیت۔

واختلاف الدِّینَین......

س: "اختلاف دینین" موانع اربعہ میں سے کونسا مانع ہے؟ تعریف کریں۔

ج: مورث اور وارث کا اسلام اور کفر میں مختلف ہونا۔ یعنی ان میں سے ایک کا مسلم اور دوسرے کا کافر ہونا۔ یہ تیسرا مانع ہے۔ لھذا کافر مسلم کا اور مسلم کافر کا وارث نہیں ہو سکتا

الدلیل علی ذالک: قوله علیه السلام "لَا یَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی" [الحدیث]

یعنی: "دو ملتوں والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے"۔

فائدہ: آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ کافر مسلم کا وارث نہیں بن سکتا۔ لیکن کیا مسلم، کافر کا وارث بن سکتا ہے؟ اس میں آئمہ کا اختلاف ہے۔

احناف کا مذھب: احناف کے نزدیک مسلم بھی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

دلیل: مذکورہ حدیث احناف کی دلیل ہے۔ یعنی لا یتوارث .... الخ۔

امام شافعی کا مذھب: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسلم کافر کا وارث بن سکتا ہے

دلیلہ: قوله علیه السلام "الاسلام یَعْلُو ولا یُعْلٰی" [الحدیث] یعنی "اسلام غالب ہے مغلوب نہیں" لھذا مسلم کے وارث نہ ہونے کی صورت میں اسلام کا مغلوب ہونا لازم آتا ہے۔

س: کیا مسلمان، مرتد کا وارث بن سکتا ہے؟

ج: اس میں احناف کا اختلاف ہے۔

مذھب الامام الأعظم: مسلمان، مرتد کے اس مال کا وارث ہو گا جو مرتد نے حالت اسلام میں کمایا۔

Scanned by CamScanner

صاحبین کا مذہب: مسلمان، مرتد کے تمام مال کا وارث ہوگا۔

واختلاف الدارین اما حقیقۃ کالحربی...... الخ

س: "اختلاف دارین" کونسا مانع ہے۔ تعریف کریں۔ نیز اس کی اقسام رقم کریں؟

ج: "اختلاف دارین" موانع اربعہ میں سے چوتھا مانع ہے۔ اس سے مراد "مورث اور وارث کے دارین (یعنی ممالک) کا مختلف ہونا نیز ان دارین میں کسی معاہدہ کا نہ ہونا شرط ہے۔

اختلاف دارین کی اقسام: اختلاف دارین کی دو قسمیں ہیں۔

اما حقیقۃ کالحربی والذمی.....

1)- اختلاف دارین حقیقی: مورث اور وارث کے دارین کا مختلف ہونا جیسے حربی اور ذمی۔ کہ حربی کافر دارالحرب میں مقیم ہوتا ہے۔ اور ذمی کافر دارالاسلام میں مقیم ہوتا ہے۔

أو حکما کالمستأمن والذمی أو الحربیین من دارین مختلفین.....

2). اختلاف دارین حکمی: مورث اور وارث میں سے ہر ایک کا حقیقۃً دار ایک ہو لیکن حکماً مختلف ہو۔ مثلاً ان میں سے ایک کا ذمی ہونا اور دوسرے کا مستأمن ہونا۔ کیونکہ یہ دونوں دارالاسلام میں رہتے ہیں لیکن مستأمن حکماً حربی ہے کیونکہ وہ امن طلب کرکے آیا ہے۔ یا دونوں حربی ہوں۔ لیکن اُن کے دارالحرب مختلف ہوں۔

Scanned by CamScanner

والدار إنما تختلف باختلاف المنعة والملك لانقطاع العصمة فيما بينهم.

س: "دار" کب اور کیوں مختلف ہوتا ہے؟

ج: فوج اور حاکم کے بدلنے کے ساتھ دار بدل جاتا ہے۔ کیونکہ فوج اور حاکم کے بدلنے کے ساتھ عصمت دماء اور عصمت اموال ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا مورث اور وارث میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے مباح الدم ہو جائے گا۔ تو وراثت بھی منقطع ہو جائے گی۔ بہر حال جب ان میں دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرنا اور تعاون ہو تو وراثت منقطع نہ ہوگی اور یہ ایک دار شمار ہوگا۔

Scanned by CamScanner

باب معرفة الفروض ومستحقيها

س: "فروض" اور "مستحقین فروض" سے کیا مراد ہے؟

ج: کتاب اللہ میں مقرر کردہ حصوں کو "فروض" اور ان حصوں کے مستحقین کو اصحاب فرائض یا مستحقین فروض کہتے ہیں۔

س: فروض کتنے اور کون کونسے ہیں۔ سراجی کی روشنی میں وضاحت کریں؟

ج: "فروض" کل چھ ہیں۔ جو دو انواع پر مشتمل ہیں۔

النوع الأوّل

1)۔ نصف یعنی $\left(\frac{1}{2}\right)$ 2)۔ ربع یعنی $\left(\frac{1}{4}\right)$

3)۔ ثمن یعنی $\left(\frac{1}{8}\right)$

النوع الثانی

4)۔ ثلثان یعنی $\left(\frac{2}{3}\right)$ 5)۔ ثلث یعنی $\left(\frac{1}{3}\right)$

6)۔ سدس یعنی $\left(\frac{1}{6}\right)$

على التضعيف والتنصيف ....

عبارت مذکورہ کی وضاحت: عبارت مذکورہ سے مراد یہ ہے کہ کتاب اللہ میں بیان کردہ فروض تضعیف یعنی دوگنا کرنے اور تنصیف یعنی نصف کرنے کے اعتبار سے ہے۔

تضعیف: نوع اول میں "نصف" ربع کا دوگنا ہے۔ اور "ربع" ثمن کا دوگنا ہے۔ اور نوع ثانی میں "ثلثان" ثلث کا دوگنا ہے۔ اور "ثلث" سدس کا دوگنا ہے

تنصیف: نوع اوّل میں "ثمن" ربع کا نصف ہے اور "ربع" نصف کا نصف ہے۔ اور نوع ثانی میں "سدس" ثلث کا نصف ہے۔ اور "ثلث" ثلثان کا نصف ہے۔

اصحاب هذه السهام اثنا عشر نفراً......

س: مستحقین فروض کتنے ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔

ج: مستحقین فروض (یعنی اصحاب فرائض) بارہ (12) فرد ہیں۔ جو دو انواع پر مشتمل ہیں

1)- أربعة من الرّجال: یعنی بارہ اصحاب فرائض میں چار مرد ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)- الأب (یعنی باپ)
2)- الجد الصحیح (یعنی دادا) وَ إنْ عَلاَ
3)- الأخ لأمّ (یعنی اخیافی بھائی)
4)- الزوج (یعنی شوہر)

2)- ثمان من النساء: یعنی بارہ اصحاب فرائض میں سے آٹھ (8) عورتیں ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں۔

5)- الزوجة (یعنی میت کی بیوی)
6)- البنت (یعنی میت کی بیٹی)
7)- بنت الإبن (یعنی پوتی) وإن سَفَلَتْ
8)- والأخت لأب وامّ (یعنی میت کی حقیقی بہن)
9)- والأخت لأب (یعنی علاتی بہن)
10)- والأخت لأمّ (یعنی اخیافی بہن)
11)- الأمّ (یعنی ماں)
12)- الجدة الصحیحة

س: جد صحیح کی تعریف کریں؟

ج: میت کا ایسا رشتہ دار جو باپ کی طرف سے ہو۔ جیسے دادا۔

س: جد فاسد کی تعریف کریں؟

ج: میت کا ایسا رشتہ دار جو ماں کی طرف سے ہو۔ جیسے نانا۔

Scanned by CamScanner

فائدہ: "جد صحیح" ذی فرض ہے۔ اور "جد فاسد" نہ تو ذی فرض ہے اور نہ ہی عصبہ بلکہ ذی رحم ہے۔

س: "جدہ صحیحہ" کی تعریف کریں؟

ج: "وھی التی لا یدخل فی نسبتھا إلی المیت جد فاسد" یعنی میت کی جانب منسوب ہونے میں جد فاسد نہ آیا ہو۔ جیسے ماں کی ماں اور باپ کی ماں۔

کتاب اللہ میں فروض ستہ کا ذکر:

النصف: "نصف" کا ذکر قرآن میں تین مرتبہ آیا ہے۔

1)۔ قال تعالیٰ: "وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ" [سورۃ النساء: آیۃ 11]

ترجمہ کنز الایمان: "اگر ایک لڑکی تو اس کا آدھا۔"

2)۔ قال تعالیٰ: "وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ" [النساء: ۱۲]

ترجمہ کنز الایمان: "اور تمھاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمھیں آدھا ہے۔ اگر ان کی اولاد نہ ہو۔"

3)۔ قال تعالیٰ: "وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ" [النساء: ۱۷۶]

ترجمہ کنز الایمان:

الربع: "ربع" کا ذکر قرآن میں دو مرتبہ آیا ہے۔

1)۔ قال تعالیٰ: "فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ" [النساء: ۱۲]

ترجمہ کنز الایمان: "پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمھیں چوتھائی ہے۔ جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر۔"

2)۔ قال تعالیٰ: "وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ" [النساء: ۱۲]

ترجمہ کنز الایمان: "اور تمھارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے۔ اگر تمھارے اولاد نہ ہو۔"

Scanned by CamScanner

الثمن: "ثمن" کا ذکر قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

الآیہ: فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ [النساء : ۱۲]

ترجمہ کنزالایمان: "پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر۔"

الثلثان: "ثلثان" کا ذکر قرآن میں دو مرتبہ آیا ہے۔

1)۔ قال تعالیٰ: "فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ" [النساء : ۱۱]

ترجمہ کنزالایمان: "پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی۔"

2)۔ قال تعالیٰ: "فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ" [النساء : ۱۷۶]

ترجمہ کنزالایمان:

الثلث: "ثلث" کا ذکر قرآن میں دو مرتبہ ہے۔

1)۔ "فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ" [النساء : ۱۱] **ترجمہ کنزالایمان:** "تو ماں کا تہائی"

2)۔ "فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ"

ترجمہ کنزالایمان:

السدس: "سدس" کا ذکر قرآن میں تین مرتبہ آیا ہے۔

1)۔ قال تعالیٰ: "وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ" [النساء : ۱۱]

ترجمہ کنزالایمان:

2)۔ قال تعالیٰ: "فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَاۤ اَوْ

Scanned by CamScanner

دَيْنٍ ط [النساء : ۱۱]

ترجمہ کنز الایمان:

ج)۔ قال تعالیٰ: "وَلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ج" [النساء : ۱۲]

ترجمہ کنز الایمان:

اصحاب فروض کی تفصیل

أَمَّا الأَبُ (یعنی میت کا باپ)

میت کے باپ کے تین احوال ہیں۔

1)۔ الفرض المطلق وهو السدس: اگر میت کا بیٹا یا پوتا (وان سفل) موجود ہو تو میت کے باپ کو کل مال کا چھٹا حصہ یعنی (1/6) ملے گا۔ کما قال تعالیٰ فی القرآن "ولابويه لكل واحد منهما السدس مما ترك ان كان له ولد" [النساء : ۱۱]۔

مثال:

مسئلہ: 6
میت

باپ	بیٹا یا پوتا
1	5

2)۔ والفرض والتعصیب معاً: اگر میت کی بیٹی یا پوتی ہو۔ تو میت کے باپ کو فرض یعنی کل مال کا چھٹا حصہ (1/6) بھی ملے گا۔ اور عصبہ ہونے کی وجہ سے ما بقی (یعنی بچا ہوا مال) بھی ملے گا۔ کیونکہ بیٹے یا پوتے کے نہ ہونے کے وقت باپ اولیٰ مذکر عصبہ ہے۔

مثال:

مسئلہ: 6
میت

باپ	بیٹی یا پوتی
سدس = 1، عصبہ = 2	نصف یعنی 3 حصے

Scanned by CamScanner

3)- والتعصیب المحض: اگر میت کی اپنی اولاد (یعنی بیٹا اور بیٹی) نہ ہو اور بیٹے کی اولاد بھی نہ ہو تو میت کا باپ محض عصبہ ہوگا۔ لھذا اسے عصبۃً مال ملے گا۔

مسئلہ: 3

مثال: میت

باپ	ماں
عصبہ	ثلث
2	1

قولہ تعالیٰ فی القرآن: فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ [النساء: 11]

معلوم ہوا! کہ قرآن میں میت کی اولاد کے نہ ہونے کے وقت میت کے باپ کا حصہ متعین نہیں لھذا صورت مذکورہ بالا میں وہ عصبہ ہوگا۔

والجدّ الصحیح (یعنی باپ کا باپ یا دادا)

س: دادا (یعنی باپ کے باپ) کے احوال کتنے اور کون کونسے ہیں؟

ج: دادا کے چار (4) احوال ہیں۔

1)- الفرض المطلق یعنی سدس $(1/6)$

2)- الفرض والتعصیب معاً یعنی سدس $(1/6)$ + ما بقی

3)- التعصیب المحض یعنی ما بقی

4)- محرومیت یعنی باپ کی موجودگی میں دادا محروم۔

الفائدہ: میت کے دادا کے پہلے تین احوال میت کے باپ کے احوال ثلاثہ کی طرح ہیں۔

Scanned by CamScanner

4)- يسقط الجد بالأب أي محروم : جد صحیح کے احوال میں سے حال رابع محروم ہونا ہے۔ یعنی میت کے باپ کی موجودگی میں میت کا جد صحیح (یعنی دادا) محروم عن الارث ہوگا۔ کیونکہ باپ بنسبت دادا کے میت کے زیادہ قریب ہے۔

والجدّ الصحيح كالأب إلّا في أربع مسائل ....

{التوضيح للعبارة المذكورة}

ورثاء کی طرف نسبت کرتے ہوئے جد صحیح اور باپ کے درمیان چار (4) فرق ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)- باپ کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہوتی ہے جبکہ دادا کے ہوتے ہوئے دادی محروم نہیں ہوتی۔

2)- جب کسی مرد یا عورت کے وارث ماں، باپ اور بیوی یا شوہر ہوں۔ تو اولاً بیوی اور شوہر کو فرضی حصہ ملے گا اور ما بقی مال سے بالاتفاق ماں کو ثلث ملے گا اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو عند الامام ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔

3)- عینی (یعنی سگے) اور علاتی بہن بھائی باپ کی موجودگی میں بالاتفاق محروم ہوتے ہیں۔ جبکہ دادا کی موجودگی میں عند الطرفین یہ محروم نہیں ہوتے۔ مگر امام اعظم علیہ رحمۃ الرب الاعلیٰ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھی یہ محروم ہو جائیں گے۔

4)- جب کسی شخص کا وارث مولی العتاقہ کا باپ اور بیٹا ہو۔ تو امام ابی یوسف کے نزدیک ولاء کا سدس باپ کو ملے گا اور اگر مولی العتاقہ کا دادا اور بیٹا ہو تو سارے کی ساری ولاء بیٹے کو ملے گی۔

Scanned by CamScanner

وأما الأولاد الأم (یعنی اخیافی بھائی اور بہن کے احوال)

س: اخیافی بھائی اور بہن کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

ج: اخیافی بھائی اور بہن کے تین احوال ہیں۔

1)- السدس للواحد

2)- الثلث بین الاثنین فصاعداً

3)- ویسقطون بالولد وولد الابن وان سفل وبالأب والجد بالاتفاق۔

السدس للواحد

جب ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک سدس ($\frac{1}{6}$) لے گا۔ لقوله تعالى: "وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ" [النساء: ۱۲] آیت میں بالاخ والاخت سے مراد اخیافی بہن بھائی ہیں اجماعاً۔

مثال: مسئلہ = 6

میت

ایک اخیافی بھائی یا بہن	چچا
سدس = 1	عصبہ = 5

الثلث بین الاثنین فصاعداً

یعنی اگر اخیافی بھائی اور بہن دو ہوں یا دو سے زائد ہوں۔ تو انھیں کل مال کا ثلث ($\frac{1}{3}$) ملے گا۔ لقوله تعالى: فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ [النساء: ۱۲]۔

مثال: مسئلہ: 3

میت

چچا (عصبہ)	دو اخیافی بھائی بہن (الثلث $\frac{1}{3}$)
(2)	(1)

ذکورھم وإناثھم فی القسمۃ والاستحقاق سواء: یعنی اخیافی بھائی ہو یا بہن تقسیم کاری اور استحقاق میں برابر ہیں۔ تقسیم کاری میں برابری یہ ہے کہ اخیافی بہن کو اتنا ہی ملے گا جتنا کہ

Scanned by CamScanner

اسکے بھائی کو ملے گا۔ استحقاق میں برابری یہ ہے کہ ہو گی سو خواہ مذکر مؤنث اکیلے ہونے کی صورت میں سدس لے گا اور متعدد ہونے کی صورت میں ثلث میں شریک ہو گا۔ خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔

ویسقطون بالولد ..... الخ ای محرومیت

اخیافی بھائی اور بہن میت کی اولاد کی موجودگی میں محروم ہونگے۔ اسی طرح بیٹے کی اولاد کی موجودگی میں محروم ہونگے وان سفل۔ اور اسی طرح میت کے باپ اور دادا کی موجودگی میں بالاتفاق محروم ہونگے۔

امّا للزوج (یعنی میت کے شوہر کے احوال)

میت کے شوہر کے دو حال ہیں۔

(1)- النصف: اگر میت کی اولاد یا بیٹے کی اولاد نہ ہو (وان سفل) تو شوہر کو نصف $\frac{1}{2}$ ملے گا۔ کقولہ تعالیٰ: "ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد" [النساء: ۱۲]

مثال: میت — مسئلہ = 6

شوہر	ماں	باپ	چچا
($\frac{1}{2}$)	سدس	سدس	مابقی
(3)	(1)	(1)	(1)

(2)- الربع: جب میت کی اپنی اولاد یا بیٹے کی اولاد ہو (وان سفل) تو شوہر کو ربع ($\frac{1}{4}$) ملے گا۔ کقولہ تعالیٰ: "فان کان لھن ولد فلکم الربع" [النساء: ۱۲]

مثال: میت — مسئلہ = 4

شوہر	بیٹا
ربع = $\frac{1}{4}$ = (1)	عصبہ = (3)

Scanned by CamScanner

فصل فی النساء (یعنی عورتوں کے احوال)

اعتراض: مصنف علیہ الرحمۃ نے "مردوں کے احوال" کو "عورتوں کے احوال" سے مقدم کیوں کیا؟

الجواب: مردوں کے عورتوں سے قوی ہونے کی وجہ سے اور نبی علیہ السلام کے فرمان کی وجہ سے عورتوں کے احوال کو مؤخر کیا گیا۔ کما قال علیہ السلام: "أَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى" [المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاۃ]

اما الزوجات (یعنی بیویوں کے احوال)

میت کی بیویوں کے دو احوال ہیں۔

۱)۔ الربع (یعنی میت کے مال کا ۱/۴ حصہ) ۲)۔ الثمن (یعنی میت کے مال کا ۱/۸ حصہ)

"الربع" کی تفصیل: جب میت کی اولاد اور اسکے بیٹے کی اولاد نہ ہو تو (وان سفل) بیوی خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد انہیں کل مال کا (۱/۴) حصہ ملے گا۔ لقولہ تعالیٰ: "ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد" [النساء: ۱۲]

مثال:

مسئلہ: 4 — میت

بیوی	چچا
ربع = (۱)	عصبہ = (۳)

مسئلہ: 16 — میت

۴ بیویاں	چچا
ربع = (۴) حصے	عصبہ = (۱۲)

"الثمن" کی تفصیل: اگر میت کی اپنی اولاد ہو یا بیٹے کی اولاد ہو (وان سفل) تو بیوی کو کل مال کا (۱/۸) حصہ ملے گا۔ لقولہ تعالیٰ: "فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم" [النساء: ۱۲]

مثال:

مسئلہ: 32 — میت

بیوی	۲ بیٹیاں	۱ بیٹا
(۴)	(7+7)	(۱۴)

واما البنات الصلب (یعنی بیٹیوں کے احوال)

میت کی بیٹیوں کے تین احوال ہیں۔

۱)۔ النصف للواحدۃ ۲)۔ الثلثان للاثنتین فصاعدۃ

۳)۔ مع الابن للذکر مثل حظ الانثیین وھو یعصبھن

Scanned by CamScanner

النصف کی تفصیل: اگر میت کی ایک بیٹی ہو تو بیٹی کو کل مال کا نصف یعنی (1/2) ملے گا۔ لقولہ تعالیٰ: "وان کانت واحدۃ فلھا النصف" [النساء: 11]

مثال: مسئلہ: 2

میت

بیٹی	بہن
(1)	(1)

"الثلثان" کی تفصیل: اگر میت کی بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو وہ کل مال کا ثلثان (2/3) پائیں گیں۔ لقولہ تعالیٰ: "فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک" [النساء: 11]

مثال: مسئلہ: 3

میت

دو بیٹیاں	بہن
(2)	(1)

"عصبہ" کی تفصیل: اگر بیٹیوں کے ساتھ کوئی بیٹا آجائے تو یہ انھیں عصبہ کر دے گا۔
لقولہ تعالیٰ: "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" [النساء: 11]

مثال: مسئلہ: 2

میت

بیٹا	دو بیٹیاں
(1)	(1)

وبنات الابن (یعنی میت کی پوتیوں کے احوال)

س: "میت کی پوتیوں" کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

ج: میت کی پوتیاں اسکے صلبی بیٹیوں کی طرح ہیں اور ان کے چھ احوال ہیں۔

اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)- النصف للواحدۃ : جب میت کی ایک پوتی ہو۔ اور کوئی صلبی بیٹی نہ ہو تو اسے کل مال کا نصف (½) ملے گا۔

مثال:

مسئلہ=2

میت

ایک پوتی — (نصف)=1

ایک بھائی — (عصبہ)=1

2)- الثلثان للاثنین فصاعدۃ : جب میت کی دو یا دو سے زائد پوتیاں ہوں۔ اور کوئی صلبی بیٹی نہ ہو تو انہیں کل مال کا ثلثان یعنی دو تہائی ⅔ ملے گا۔

مثال:

مسئلہ: 3

میت

دو پوتیاں — ثلثان=(2)

ایک بھائی — عصبہ=(1)

3)- ولھن السدس مع الواحدۃ الصلبیۃ تکملۃ للثلثین : اگر میت کی ایک صلبی بیٹی ہو۔ تو پوتیوں کو سدس ملے گا یعنی (⅙) خواہ ایک پوتی ہو یا کئی۔ "تکملۃ للثلثین" یعنی ثلثان کو پورا کرنے کیلئے۔ لقولہ علیہ السلام "لا یزاد حق البنات علی الثلثین" [الحدیث] پس جب صلبی بیٹی نے نصف لے لیا تو ثلثان میں سے سدس رہ گیا اور وہ پوتیوں کو مل گیا۔

مثال:

مسئلہ: 6

میت

پوتی — سدس — (1)

بیٹی — نصف — (3)

بھائی — مابقی — (2)

4)- ولا یرثن مع الصلبیتین ای محرومیت : اگر میت کی دو صلبی بیٹیاں ہوں تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔ کیونکہ دو صلبی بیٹیوں کو ثلثان ملے گا اور بیٹیوں کیلئے ثلثان پر زیادتی جائز نہیں۔ لقولہ علیہ السلام "لا تزاد حق البنات علی الثلثین" [الحدیث]

Scanned by CamScanner

مثال: مسئلہ = 3

میت

دو بیٹیاں	پوتی	چچا
2/3 = (2)	م	ما بقی = (1)

5)- الا ان یکون بحذائهن أو اسفل منهن غلام فیعصبهن (عصبہ): اگر میت کی پوتیوں کے ساتھ کوئی لڑکا آجائے خواہ ان کا بھائی ہو یا چچا کا بیٹا یا پوتیوں سے نیچے کوئی لڑکا آجائے مثلاً میت کے پوتے کا بیٹا تو یہ انہیں عصبہ کر دے گا۔ لہذا مال "للذکر مثل حظ الانثیین" کے تحت تقسیم ہو گا۔

مثال: میت

دو بیٹیاں	پوتی	پوتا
ثلثان	عصبہ	عصبہ

6)- ویسقطن بالابن (محرومیت): اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔ کیونکہ بیٹا زیادہ قریبی ہے۔ لہذا وہ دور والے کو ساقط کر دے گا۔

مثال: مسئلہ = 1

میت

پوتی	پوتا	بیٹا
م	م	(1)

مسئلہ تشبیب

س: مسئلہ تشبیب کی وضاحت کریں؟

ج: اگر میت نے "ایک بیٹے کی تین بیٹیاں چھوڑیں کہ جن میں سے ایک دوسرے سے نیچے ہے۔" اور "دوسرے بیٹے کے بیٹے کی تین بیٹیاں چھوڑیں کہ جن میں ایک دوسرے

Scanned by CamScanner

سے نیچے ہے۔" اور "تیسرے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کی تین بیٹیاں چھوڑیں کہ جن میں سے ایک دوسرے کے نیچے ہے۔" جس کی صورت درج ذیل ہے۔

میت

الفریق الاول
↓
العلیا: میت کے بیٹے کی بیٹی ①
↓
الوسطی: میت کے بیٹے کے بیٹے کی بیٹی ②
↓
السفلی: میت کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کی بیٹی ③

الفریق الثانی
↓
میت کا بیٹا
↓
العلیا: میت کے پوتے کی بیٹی ①
↓
الوسطی: میت کے پوتے کے بیٹے کی بیٹی ②
↓
السفلی: میت کے پوتے کے پوتے کی بیٹی ③

الفریق الثالث
↓
میت کا بیٹا
↓
میت کا پوتا
↓
العلیا: میت کے پوتے کے پوتے کی بیٹی ①
↓
الوسطی: میت کے پوتے کے پوتے کے پوتے کی بیٹی ②
↓
السفلی: میت کے پوتے کے پوتے کے پوتے کے بیٹے کی بیٹی ③

Scanned by CamScanner

س: مذکورہ صورت کو بیان کریں؟

ج: اس کی وضاحت درج ذیل ہے۔

1)- فریق اول کے علیا کے سامنے کوئی نہیں ہے۔

2)- فریق اول کے وسطی کے سامنے فریق ثانی کا علیا ہے۔

3)- فریق اول کے سفلی کے سامنے فریق ثانی کا وسطی اور فریق ثالث کا علیا ہے۔

4)- فریق ثانی کے سفلی کے سامنے فریق ثالث کا وسطی ہے۔

5)- فریق ثالث کے سفلی کے سامنے کوئی نہیں ہے۔ فتأمل فیما قیل۔

مسئلہ تشبیب میں بیٹیوں کے حصّے

س: مسئلہ تشبیب میں بیٹیوں کے حصوں کی تفصیل قلمبند کریں؟

ج: ان کے حصوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

★ فریق اول کی علیا کو نصف (½) ملے گا۔ کیونکہ صلبی بیٹی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ صلبی بیٹی کی طرح ہے۔ اور فریق اوّل کی وسطی اور فریق ثانی کی علیا کو سدس (⅙) ملے گا۔ "تکملۃ للثلثین" یعنی بیٹیوں کے حصے ثلثان ہوتے ہیں اور نصف اور سدس مل کر دو ثلث بن جاتے ہیں۔ لھذا اب نیچے والی بیٹیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ مگر یہ کہ اگر نیچے والی بیٹیوں کے ساتھ کوئی لڑکا آجائے تو یہ لڑکا اپنے برابر والیوں اور اوپر والیوں کو عصبہ کر دے گا۔ جبکہ اوپر والیوں کا حصہ مقرر نہ ہو۔ لھذا اگر نیچے کو لڑکا آگیا تو وہ فریق اول کی علیا کو عصبہ نہ کرے گا کیونکہ یہ صلبی بیٹی کے قائم مقام ہے اور صلبی بیٹی کا حصہ قرآن میں متعین ہے کما قال تعالیٰ "وان کانت واحدۃ فلھا النصف" [النساء: 11]۔ اور اس لڑکے کی وجہ سے نیچے والی لڑکیوں کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

مثال: اگر فریق ثانی کی سفلی کے ساتھ کوئی بھائی آجائے تو یہ نیچے والی یعنی فریق ثالث کی سفلی کے حق کو ساقط کر دے گا اور اپنے برابر والیوں یعنی فریق ثالث کی وسطی کو اور اوپر والیوں کو عصبہ کر دے گا۔ سوائے فریق اول کی علیا کیونکہ اس کا

حصہ متعین ہے۔

واما للأخوات لأب وأم (یعنی میت کی سگی بہنوں کے احوال)

س: عینی بہنوں کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

ج: سگی بہنوں کے پانچ احوال ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)- النصف للواحدة: اگر میت کی ایک بہن ہو تو اسے کل مال کا نصف یعنی (1/2) ملے گا۔ لقولہ تعالی "وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ" [النساء : ۱۷۶]

مثال:

مسئلہ: 2

میت

بہن (نصف) = 1 — چچا (ما بقی) = 1

2)- الثلثان للأثنین فصاعدۃ: اگر میت کی دو یا دو سے زائد بہنیں ہوں۔ تو انہیں کل مال کا دو تہائی یعنی (2/3) ملے گا۔ لقولہ تعالی "فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ" [النساء : ۱۷۶]

مثال:

مسئلہ: 3

میت

دو بہنیں (الثلثان) = 2 — چچا (ما بقی) = 1

3)- ومع الأخ لأب وأم (یعنی عصبہ بالغیر): اگر سگی بہنوں کے ساتھ سگا بھائی بھی آجائے تو بہنیں عصبہ ہو جائیں گیں۔ لھذا مال "للذکر مثل حظ انثیین" کے تحت تقسیم ہو گا یعنی بھائی کو (2) اور بہن کو (1) حصہ ملے گا۔ کیونکہ یہ قرابت میں برابر ہیں۔ اور لقولہ تعالی: "وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" [النساء : ۱۷۶]

مثال:

مسئلہ: 4

میت

دو بہنیں ② — بھائی ②

4)۔ ولهن الباقي مع البنات أو بنات الابن اي عصبه مع الغير: اگر بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں بھی ہیں۔ تو بہنیں عصبہ ہوں گیں۔ لقوله عليه السلام، "اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة" یعنی بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ۔

دلیل: لابنة النصف ولابنة الابن السدس وما بقي فللأخت یعنی امام بخاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ "بیٹی کا نصف، پوتی کا سدس اور مابقی بہن کیلئے ہے۔

مثال:

میت — مسئلہ = 6

دو سگی بہنیں	بیٹی	پوتی
(مابقی) = ۲	(نصف) = 3	(سدس) = ۱

عصبہ بالغیر؟ بہنیں ان کے ساتھ عصبہ بنتی ہیں جو ذوالفرائض میں سے نہیں۔ اس میں محرومیت کی صورت بن سکتی ہے۔

عصبہ مع الغیر؟ بہنیں ان کے ساتھ عصبہ بنتی ہیں جو ذوی الفرائض میں سے ہیں۔ اس میں محرومیت کی صورت نہیں بن سکتی۔

5)۔ وبنو الاعيان والعلات فلهم يسقطون بالابن...... الخ: اگر عینی اور علاتی بہنوں کے ساتھ "میت کا بیٹا آجائے" یا "پوتا (اگرچہ نیچے تک)" اور اسی طرح "اگر باپ آجائے تو" بالاتفاق بہنوں کا حق ساقط ہو جائے گا۔ خواہ عینی ہوں یا علاتی۔ نیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھی بہنیں محروم ہوں گیں۔ کیونکہ جس طرح پوتا "بیٹے" کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اسی طرح [redacted] دادا "باپ" کے قائم مقام ہوتا ہے۔

مثال:

میت — مسئلہ = ۱

پوتا	عینی بہن	علاتی بہن
عصبہ = ۱	م	م

فائدہ: سگی بہنوں کا پانچواں حال بعینہ علاتی بہنوں کا ساتواں حال ہے۔ چنانچہ مذکورہ عبارت

Scanned by CamScanner

علاتی بہنوں کے احوال سے لی گئی ہے۔

والأخوات لأب كالأخوات لأب وأمٍّ (میت کی علاتی بہنوں کے احوال)

س: علاتی بہنوں کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

ج: علاتی بہنوں کے سات احوال ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)- النصف للواحدة: جب میت کی عینی بہن نہ ہو اور ایک علاتی بہن ہو تو اسے نصف ملے گا۔ یعنی ($\frac{1}{2}$)۔

مثال: میت — مسئلہ = 2

علاتی بہن	شوہر
نصف = 1	نصف = 1

2)- الثلثان للاثنين فصاعدة: جب میت کی عینی بہن نہ ہو اور دو یا دو سے زائد علاتی بہنیں ہوں تو انہیں دو ثلث یعنی ($\frac{2}{3}$) ملے گا۔

مثال: میت — مسئلہ = 3

دو علاتی بہنیں	چچا
ثلثان = 2	مابقی = 1

3)- لهن السدس مع الاخت لأب وأمٍّ تكملة للثلثين: اگر میت کی ایک عینی بہن ہو۔ تو علاتی بہنوں کو سدس ملے گا۔ خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔ تاکہ ثلثان پورا ہو جائے۔ فتأمل۔

مثال: میت — مسئلہ = 6

ایک عینی بہن	باپ شریکی بہن	چچا
نصف = 3	سدس = 1	مابقی = 2

Scanned by CamScanner

4)۔ ولا یرثن مع الاختین لاب وامّ ای محرومیت: اگر میت کی دو [illegible] عینی بہنیں ہوں تو علاتی بہنیں محروم عن الارث ہوں گیں۔

مثال: میت — مسئلہ: 3

دو عینی بہنیں	علاتی بہن	چچا
ثلثان = 2	م	مابقی = 1

5)۔ الا ان یکون معھن اخ لاب فیعصبھن (یعنی عصبہ بالغیر): اگر میت کی دو عینی بہنیں ہوں۔ اور علاتی بہنوں کے ساتھ کوئی علاتی بھائی آجائے تو علاتی بہنیں محروم نہ ہوں گیں بلکہ یہ انہیں عصبہ کر دے گا۔ لھذا مابقی مال ان میں "للذکر مثل حظ الانثیین" کے تحت تقسیم ہوگا۔ یعنی علاتی بھائی کو دو اور بہن کو ایک۔

مثال: میت — مسئلہ: 9

دو عینی بہنیں	ایک علاتی بہن	ایک علاتی بھائی
ثلثان = 6	عصبہ = 1	عصبہ = 2

6)۔ ان یصرن عصبة مع البنات او بنات الابن (یعنی عصبہ مع الغیر): اگر میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں تو علاتی بہنیں عصبہ ہوں گیں۔ لقوله عليه السلام: "اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة"

مثال: میت — مسئلہ: 6

ایک بیٹی	ایک پوتی	دو علاتی بہنیں
نصف = 3	عصبہ = (1)	عصبہ = (2)

7)۔ محرومیت: اس کی کچھ تفصیل عینی بہنوں کے احوال میں گزر چکی ہے۔ مثلاً نیز جب میت کا عینی بھائی ہو تو علاتی بہنیں محروم ہوں گیں۔ اور اسی طرح اگر میت کی عینی بہن

Scanned by CamScanner

جب عصبہ ہو جائے تو علاتی بہنیں محروم ہوں گیں۔ مثلاً جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہو تو عینی بہن عصبہ ہو جائے گی اور علاتی بہن کو محروم کر دے گی۔

مثال: میت — مسئلہ = 3

ایک علاتی بہن	ایک عینی بہن	ایک عینی بھائی
م	عصبہ = (1)	عصبہ = (2)

مثال: میت — مسئلہ = 2

ایک علاتی بہن	ایک عینی بہن	ایک بیٹی
م	عصبہ = (1)	(النصف) = 1

و اما للام (یعنی میت کی ماں کے احوال)

س: "میت کی ماں" کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

ج: میت کی ماں کے درج ذیل تین احوال ہیں۔

1)- السدس مع الولد أو ولد الابن وإن سفل أو مع ..... الخ: "میت کی ماں" کو کل مال کا سدس یعنی ($\frac{1}{6}$) ملے گا۔ جبکہ میت کی اپنی اولاد یا بیٹے کی اولاد ہو۔ اگرچہ نیچے تک۔ یا میت کے دو یا دو سے زائد بہن، بھائی ہوں۔ خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی۔
لقولہ تعالیٰ: "وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ" [النساء: 11]
ولقولہ تعالیٰ: "فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ" [النساء: 11]۔

مثال: میت — مسئلہ = 6 تصحیح = 18

بیٹی	بیٹا	ماں
عصبہ = 1 حصہ	عصبہ = دو حصے	$\frac{1}{6}$
(5)	(10)	1×3 = 3

Scanned by CamScanner

مثال : میت — مسئلہ: 6

علاتی بہن اور بھائی	عینی بھائی	ماں
(محروم) م	عصبہ = 5	سدس = 1

۲)- ثلث الکل عند عدم هؤلاء المذکورین (یعنی جمیع مال کا ثلث) : جب میت کی اپنی اولاد نہ ہو اور دو بھائی بہن بھی نہ ہوں۔ تو ماں کو جمیع مال ثلث یعنی (1/3) ملے گا) لقولہ تعالیٰ: "فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ" [النساء: 11]

مثال : میت — مسئلہ 3

باپ	ماں
عصبہ = (2)	ثلث = (1)

۳)- ثلث ما بقی بعد فرض احد الزوجین (ما بقی کا ثلث) : اگر میت کا شوہر یا بیوی ہو۔ اور میت کی اپنی اولاد اور دو یا دو سے زائد بھائی بہن نہ ہوں تو ماں کو زوجین کا حصہ نکالنے کے بعد ما بقی کا ثلث ملے گا۔

مثال : میت — مسئلہ: 4

باپ	ماں	بیوی
ما بقی = 2	ما بقی کا ثلث = 1	ربع = 1

مثال : میت — مسئلہ = 6

باپ	ماں	شوہر
ما بقی = 2	ثلث الباقی = 1	نصف = 3

فائدہ : پہلی مثال "زوجہ وابوین" کی مثال ہے اور دوسری "زوج وابوین" کی مثال میں "وذالک فی مسئلتین" سے یہی مراد ہے۔

ولو کان معہن الأب جد .... الخ

س: عبارت مذکورہ میں آئمہ اختلاف کیا ہے۔

ج: عبارت مذکورہ میں طرفین اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو جمیع مال کا ثلث ملے گا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک باقی کا ثلث کیونکہ دادا بھی باپ کی طرح ہے۔

للجدۃ (یعنی میت کی جدہ صحیحہ کے احوال)

س: "جدہ صحیحہ" کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں۔

ج: "جدہ صحیحہ" خواہ ماں کی طرف سے ہو جیسے ماں کی ماں (یعنی نانی) یا ماں کی ماں کی ماں (یعنی نانی کی ماں) یا باپ کی طرف سے۔ جیسے باپ کی ماں (یعنی دادی) یا باپ کی ماں کی ماں (یعنی باپ کی نانی) یا باپ کے باپ کی ماں (یعنی باپ کی دادی)۔ اس کے دو (2) احوال ہیں۔

(1): **السدس**: جدہ صحیحہ (خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں۔ ایک ہو یا ایک سے زائد) جب درجے میں برابر ہوں تو ان کو کل مال کا سدس یعنی ($\frac{1}{6}$) ملے گا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہا کا موقف: "نانی" ماں کے قائم مقام ہے۔ جبکہ ماں نہ ہو۔

امام ابو یوسف کا مذہب: "نانی" ہو یا "دادی" دونوں کو برابر ملے گا۔ (علیہ الفتوی)

امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب: ایک قرابت والی کو ایک حصہ اور دو والی کو دو حصے۔

(2). **ویسقطن کلھن بالام ..... الخ ای محرومیت**: جدات خواہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ماں کی موجودگی میں محروم ہو گیں اور اسی طرح اگر میت کا باپ

Scanned by CamScanner

زندہ ہو تو الوبات (یعنی جو باپ کی طرف سے جدات ہیں) محروم ہو جائیں گیں۔

باب العصبات

عصبہ کا لغوی معنی: عصبات "عصبہ" کی جمع ہے۔ اس کا لغوی معنی "قرابۃ لأبیہ" یعنی ایسا رشتہ دار جو باپ کی وجہ سے ہو۔

عصبہ کا اصطلاحی معنی: جن کے حصے قرآن میں متعین نہیں۔ البتہ اصحاب فرائض سے بچا ہوا مال انہیں ملتا ہے۔ اور اصحاب فرائض نہ ہوں تو کل مال انہیں ملتا ہے۔

س: "عصبات" کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

ج: عصبات کی درج ذیل دو قسمیں ہیں۔

1)۔ عصبات نسبیہ — 2)۔ عصبات سببیہ

س: عصبات نسبیہ کی تعریف کریں۔

ج: جو نسب کی وجہ سے رشتہ دار ہو۔ اسے عصبہ بالنسب بھی کہتے ہیں۔

س: عصبات سببیہ کی تعریف کریں۔

ج: ایسی رشتہ داری جو عتاق یا موالات کی وجہ سے ہو۔ اسے عصبہ بالسبب بھی کہتے ہیں۔

العصبات النسبیۃ ثلاثۃ ...... الخ

س: عصبات نسبیہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں۔

ج: عصبات نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔

1)۔ عصبہ بنفسہ — 2)۔ عصبہ بغیرہ — 3)۔ عصبہ مع غیرہ

عصبہ بنفسہ کی تعریف: "فکل ذکر لا تدخل فی النسبۃ إلی المیت أنثیٰ" یعنی ہر وہ مرد رشتہ دار جو میت کی طرف منسوب ہونے میں کسی عورت کا محتاج نہ ہو۔

اعتراض

عصبہ بنفسہ کی تعریف میں "فکل ذکر" کی قید کیوں لگائی گئی؟

الجواب: کیونکہ مؤنث کبھی بھی عصبہ بنفسہ نہیں ہو سکتی۔ لھذا قید مذکور احترازی ہے۔

Scanned by CamScanner

اعتراض

تعریف میں "لا تدخل فی نسبتہ الی المیت انثی" یعنی: (وہ مؤنث کا محتاج نہ ہو) کی قید کیوں لگائی گئی۔

الجواب: میت کی طرف منسوب ہونے میں اگر عورت کا واسطہ آجائے تو وہ یا تو ذوالفرائض ہونگے (جیسے میت کے اخیافی بھائی اور بہن) یا ذوی الارحام۔ (جیسے ماں کا باپ، بیٹی کا بیٹا وغیرہ)

وھم اربعۃ اصناف ...... الخ

س: "عصبہ بنفسہ" کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

ج: عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

1)۔ **جزء المیت:** یعنی عصبہ بنفسہ میت کا جز ہو۔ یعنی میت کا بیٹا، پوتا اور نیچے تک۔ عصبات میں سب سے زیادہ حقدار میت کا جز ہے۔

2)۔ **واصلہ:** یعنی عصبہ بنفسہ میت کی اصل ہو۔ یعنی باپ، دادا اور اوپر تک۔ میت کے جز کے بعد یہ سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

3)۔ **وجزء ابیہ:** یعنی عصبہ بنفسہ میت کے باپ کا جز ہو۔ یعنی میت کا عینی یا علاتی بھائی۔ ان کا تیسرا حق ہے۔

4)۔ **وجزء جدہ:** یعنی عصبہ بنفسہ میت کے دادا کا جز ہو۔ یعنی میت کا عینی یا علاتی چچا۔ پھر ان کی اولاد (یعنی بیٹے) نیچے تک۔

★ (قرب درجہ کی وجہ سے بعض عصبات کی بعض پر ترجیح)

الأقرب فالأقرب یرجحون بقرب الدرجۃ ..... الخ

التوضیح: اس عبارت میں کہہ رہے ہیں کہ میت کی میراث میں سب سے

یعنی میت کے جز ہیں۔ یعنی اسکے بیٹے، اگر وہ نہ ہوں تو پوتے۔ اگرچہ نیچے تک۔
لہذا ان کی موجودگی میں ان کے غیر محجوب ہونگے۔

اگر میت کا جز نہ ہو یعنی ذکور کی اولاد تو سب سے زیادہ حق میت
کی اصل کا ہے۔ یعنی میت کا باپ کا اور اگر یہ نہ ہو تو میت کا جد صحیح یعنی باپ
کا باپ نہ کہ ماں کا باپ (یعنی جد فاسد)۔ اگرچہ اوپر تک۔

اگر میت کا اصل نہ ہو تو میت کے باپ کا جز یعنی عینی یا علاتی بھائی۔ اگر
بھائی نہ ہوں تو ان کے بیٹے اگرچہ نیچے تک۔

پھر اگر میت کا جز، میت کی اصل اور میت کے باپ کا جز
نہ ہو تو میت کے جد صحیح کے جز حقدار ہیں (یعنی میت کے چچے) اگر یہ نہ ہوں تو
ان کے بیٹے اگرچہ نیچے تک۔

★ (قوت قرابت کی وجہ سے بعض عصبات کی بعض پر ترجیح)

ثم یرجحون بقوۃ القرابۃ ..... الخ

التوضیح: ماقبل میں قرب درجہ کے اعتبار سے بعض عصبات کی
بعض پر ترجیح بیان کی گئی۔ اور اب کہہ رہے ہیں کہ قوۃ قرابت کے
اعتبار سے بھی بعض عصبات کی بعض پر ترجیح ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل
درج ذیل ہے۔

قوت قرابت کے اعتبار سے بعض عصبات کی بعض پر ترجیح
یہ ہے کہ " دو قرابتوں والا عصبہ، ایک قرابت والے کے مقابلے میں
اولیٰ ہے۔ خواہ مذکر ہو یا مؤنث، لقولہ علیہ السلام (ان اعیان بنی الام
یتوارثون دون بنی العلات) یعنی عینی بھائی اور بہن وارث ہونگے نہ کہ

علاتی۔

کالأخ لاب وام ..... الخ

مثال: جب میت کی صلبی بیٹی ہو یا پوتی تو میت کی عینی بہن اور بھائی زیادہ اولی ہونگے۔ علاتی بہن بھائی کے مقابلے میں کیونکہ عینی کے اندر دو قرابتیں ہیں جبکہ علاتی میں ایک قرابت۔

اور اسی طرح عینی بھتیجا، علاتی بھتیجے سے زیادہ اولی ہے۔

وکذالک الحکم فی اعمام المیت: اسی طرح میت کے عینی چچے، علاتی کے مقابلے میں اولی ہیں۔ کیونکہ عینی دو قرابۃ والا جبکہ علاتی ایک والا۔

ثم فی اعمام ابیہ: اگر میت کے اپنے چچا نہ ہوں تو باپ کے چچوں میں مذکورہ ترتیب ملحوظ ہوگی یعنی عینی، علاتی چچوں سے اولی ہونگے۔

ثم فی اعمام جدہ: اگر میت کے باپ کے چچے نہ ہوں تو دادا کے چچے۔ اور ان میں مذکورہ ترتیب ملحوظ ہوگی۔ یعنی عینی، علاتی چچوں سے اولی ہونگے۔

واماّ العصبۃ بغیرہ فأربع من النسوۃ ...... الخ

س: عصبہ بغیرہ کی تعریف کریں؟

ج: "فأربع من النسوۃ وھن اللاتی فرضھن النصف والثلثان یصرن عصبۃ باخوتھن" یعنی وہ چار عورتیں جن کا فرضی حصہ نصف ($\frac{1}{2}$) ہے۔ یا ثلثان ($\frac{2}{3}$) جب اپنے بھائیوں کے ساتھ آجائیں تو وہ عصبہ بن جائیں گیں۔ انہیں عصبہ بغیرہ کہتے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

1- صلبی بیٹی 2- پوتی

3- عینی بہن 4- علاتی بہن۔

Scanned by CamScanner

ومن لا فرض لها من الاناث ......

التوضیح: مذکورہ عبارت میں کہہ رہے ہیں کہ "ایسی عورتیں جن کا کوئی فرض (یعنی فرضی حصہ) مقرر ~~نہیں ہے اور ان کے بھائی عصبہ ہیں۔ لیکن یہ~~ نہیں۔ اور ان کے بھائی عصبہ ہیں۔ لیکن یہ بھائی ان عورتوں کو عصبہ نہیں بنائیں گے مثلاً پھوپھی کا کوئی فرضی حصہ نہیں ہے۔ لہذا چچا اسے عصبہ نہیں کرے گا۔ اور سارے کا سارا مال چچا کیلئے ہوگا نہ کہ پھوپھی کیلئے۔

اعتراض

جو عورت ذی فرض نہیں ہے۔ وہ عصبہ کیوں نہیں بن سکتی؟

جواب

اس کی دو وجوہات ہیں۔

1)۔ اصلاً مرد ہی عصبہ ہوتا ہے۔ اور عورت کا عصبہ ہونا خلاف قیاس نص سے ثابت ہے۔ اور جو نص خلاف قیاس ہو۔ وہ اپنے مورد ہی میں بند رہتی ہے۔

2)۔ اگر ذی فرض عورت کو عصبہ نہ بنائیں تو وہ مرد سے زیادہ لے گی۔ اس لیے اسے ذی فرض بنانا ضروری ہے۔

واما العصبة مع غيره فكل انثى تصير عصبة .... الخ

س: عصبہ مع غیرہ کی تعریف کریں؟

ج: "فکل انثی تصیر عصبة مع انثی اخری کالاخت مع البنت لما ذکرنا" یعنی ہر وہ عورت جو کسی دوسری عورت سے مل کر عصبہ بنے۔ جیسے میت کی صلبی بیٹی یا پوتی ہو تو میت کی عینی یا علاتی بہن عصبہ ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

وآخر العصبات مولی العتاقة، ثم ..... الخ

(العصبات السببیہ)

س: "عصبات سببیہ" سے کیا مراد ہے؟

ج: "عصبات سببیہ" سے مراد "مولی العتاقہ" ہے۔

س: "مولی العتاقہ" سے کیا مراد ہے؟

ج: جب آزاد کردہ غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ بالنسب نہ ہو۔ تو آزاد کرنے والا اس آزاد کردہ غلام کا وارث ہوگا۔ اور اس آزاد کرنے والے کو "مولی العتاقہ" کہتے ہیں۔ خواہ اس نے اللہ کی رضا کیلئے آزاد کیا یا کسی اور وجہ سے۔ لقولہ علیہ السلام: (انما الولاء لمن اعتق) یعنی "ولاء آزاد کرنے والے کیلئے ہے"۔ اور یہ سبب تمام صورتوں میں متحقق ہے۔

س: اگر "مولی العتاقہ" معدوم ہو (یعنی مر گیا ہو) تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر مولی العتاقہ نہ ہو تو مال وراثت "مولی العتاقہ" کے عصبات کو ملے گا اور عصبات میں "عصبات نسبیہ" اسکے عصبات سببیہ پر مقدم ہونگے۔ لیکن صرف مذکر عصبات۔ لقولہ علیہ السلام: (الولاء لحمۃ کلحمۃ النسب) یعنی ولاء ایک قرابت ہے۔ جیسا کہ نسب کی قرابت۔

س: "ولا شیء للإناث من ورثۃ المعتق" کی وضاحت کریں؟

ج: یعنی مولی العتاقہ کے ورثاء (یعنی عصبات) میں عورتوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

دلیل: قولہ علیہ السلام: (لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ

Scanned by CamScanner

أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ أَوْ كَاتَبَ مَنْ كَاتَبْنَ أَوْ دَبَّرْنَ
أَوْ دَبَّرَ مَنْ دَبَّرْنَ أَوْ جَرَّ وَلَاءَ مُعْتَقِهِنَّ أَوْ مُعْتَقُ مُعْتَقِهِنَّ)

ترجمہ: عورتوں کیلئے کوئی ولاء نہیں ہے۔ مگر وہ عورتیں جو خود آزاد کریں (یعنی وہ خود مولی العتاقہ ہوں)۔ یا ان عورتوں کو ولاء ملے گی کہ جن کا آزاد کردہ، آزاد کرے (یعنی وہ عورتیں مولی العتاقہ کی مولی العتاقہ ہوں)۔ یا وہ عورتیں جو مکاتب کریں۔ (یعنی مال کے ذریعے آزاد کرنے والی عورتیں) یا ان عورتوں کا مکاتب کردہ، مکاتب کرے۔ یا وہ عورتیں جو مدبر بنائیں۔ یا وہ عورتیں کہ جن کا مدبر کردہ مدبر کرے۔ یا وہ عورتیں جن کا آزاد کردہ ولاء جاری کرے۔ یا وہ عورتیں جن کا آزاد کردہ کا آزاد کردہ ولاء جاری کرے۔

ولو ترک أبا المعتق وابنه عند أبي یوسف رحمه الله .... الخ

وضاحت: اگر میت نے اپنے مولی العتاقہ کا باپ اور بیٹا چھوڑا۔ تو اس میں دو مذاہب ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ: "ولاء" کا سدس (1/6) باپ کو ملے گا۔ اور بقیہ مال بیٹے کو۔

طرفین رحمہما اللہ تعالی کا مذہب: ساری کی ساری "ولاء" بیٹے کو ملے گی۔ اور باپ محروم ہوگا۔

ولو ترک ابن المعتق وجده فالولاء کله للابن بالاتفاق ....

وضاحت: اگر کسی نے مولی العتاقہ کے بیٹے کو چھوڑا اور اسکے جد صحیح کو۔ تو بالاتفاق سارا مال بیٹے کو ملے گا۔ اور دادا محروم ہوگا۔

Scanned by CamScanner

ومن ملک ذا رحم محرم منه عتق علیه ...... الخ

وضاحت : یعنی جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بنے۔ تو وہ فورا آزاد ہو جائے گا۔ اور اس کی ولاء ملک کی مقدار کے مطابق مالک کو ملے گی۔

مثال : ~~میت کو اس کی تین بیٹیوں نے خریدا~~

اگر میت کی تین بیٹیاں ہوں۔ اور ان میں سے بڑی بیٹی اور سب سے چھوٹی بیٹی نے مل کر باپ کو خریدا ہو۔ بڑی بیٹی کے تیس درہم اور چھوٹی بیٹی کے بیس درہم ہوں۔ تو سب سے پہلے ان تینوں کو ان کا فرضی حصہ یعنی ثلثان ($\frac{2}{3}$) ملے گا۔ اور اس کے بعد ما بقی یعنی ثلث ($\frac{1}{3}$) ان کی ملک کی مقدار کے مطابق ملے گا۔ یعنی بڑی بیٹی کو پانچ خمس میں سے تین خمس ملیں گیں۔ کیونکہ اس کی ملک تیس درہم تھی اور چھوٹی بیٹی کو دو خمس یعنی ($\frac{20}{50}$) ملیں گیں کیونکہ اس کی ملک (20) درہم تھی۔ اس مسئلہ کی تصحیح (45) سے ہوگی۔

Scanned by CamScanner

باب الحجب (یعنی حجب کا بیان)

حجب کا لغوی معنی: حجب کا لغوی معنی "المنع" ہے۔ یعنی روکنا۔

فی اصطلاح اصحاب الفرائض: منع شخص معین من الارث اما کلہ أو بعضہ لوجود شخص آخر۔" یعنی شخص معین کو کسی دوسرے شخص کی وجہ سے وراثت سے محروم کر دینا۔ یا تو بالکل یا بعض وراثت سے محروم کر دینا۔

الحجب علی نوعین: حجب نقصان وھو...... الخ

س: حجب کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں۔ وضاحت کریں۔

ج: حجب کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ حجب نقصان   2۔ حجب حرمان

حجب نقصان کی تعریف: "وھو حجب عن سھم الی سھم"۔ یعنی کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے شخص معین کو اکثر حصے سے محروم کر دینا اور اقل حصہ کا مالک بنا دینا۔

وذالک لخمسۃ نفر .... الخ

س: حجب نقصان کتنے اور کون کونسے ورثاء کو لاحق ہوتا ہے۔

ج: حجب نقصان درج ذیل پانچ (5) افراد کو لاحق ہوتا ہے۔

1۔ **شوہر:** اگر بیوی کی اولاد نہ ہو تو شوہر کو کل مال کا نصف ملے گا۔ لیکن

Scanned by CamScanner

بیوی کی اولاد کی وجہ سے وہ اس بڑے حصے سے محروم ہو جائے گا اور اسے کل مال کا ربع ملے گا۔

2). **بیوی:** اگر شوہر کی اولاد نہ ہو تو بیوی کو ربع (1/4) ملے گا۔ لیکن شوہر کی اولاد کی وجہ سے وہ اس بڑے حصے سے محروم ہو جائے گی اور اسے کل مال کا ثمن ملے گا۔

3). **ماں:** اگر میت کی اولاد نہ ہو۔ اور نہ ہی دو بہنیں ہوں۔ اور نہ ہی دو بھائی۔ تو ماں کو ثلث ملے گا ورنہ سدس۔

4). **بنت الابن** (یعنی پوتی): اگر میت کی صلبی بیٹی نہ ہو تو پوتی کو نصف اور اگر ایک ہو تو کل مال کا سدس دے گی۔

5). **علاتی بہن:** علاتی بہن کو نصف ملتا ہے۔ اگر عینی بہن نہ ہو ورنہ سدس۔

حجب حرمان کی تعریف: "وهو منع شخص من الارث بالكلية لوجود شخص آخر" کسی شخص کا دوسرے شخص کو بالکل ہی وراثت سے محروم کر دینا۔

والورثة فيه فريقان: ...... الخ

س: حجب حرمان میں ورثاء کی کتنی اور کون کونسی فریقین ہیں۔

ج: حجب حرمان میں ورثاء کی دو فریقین ہیں۔

1). **فریق لا یحجبون بحال البتة:** وہ ورثاء جو کبھی بھی محجوب نہیں ہوتے یہ چھ ہیں۔

1). بیٹا   2). باپ

3). شوہر　　　　4). بیٹی

5). ماں　　　　6). بیوی

2). فریق یرثون بحال و یحجبون بحال: وہ ورثاء جو کبھی وارث ہوتے ہیں اور کبھی محجوب حجب حرمان۔

نوٹ: اس میں دو قاعدے ہیں۔

قاعدہ (1): میت کی طرف کسی واسطے سے منسوب ہونے والا ہر شخص اس واسطہ کی موجودگی میں محجوب ہوگا۔ سوائے ماں کی اولاد کے۔ اگرچہ ماں کی اولاد ماں کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہے۔ لیکن یہ ماں کی موجودگی میں بھی محجوب نہیں ہونگے۔ کیونکہ ماں تمام ترکہ کی مستحق نہیں ہے۔

نوٹ: جو واسطہ محروم کرتا ہے۔ اسے "مدلی بہ" کہتے ہیں اور محجوب کو "مدلی" کہتے ہیں۔

قاعدہ (2): الاقرب فالاقرب یعنی اقرب "ابعد" کو محروم کر دیتا ہے۔ جب "اقرب" اور "ابعد" کا سبب ارث ایک ہو تو یہی قاعدہ عصبات میں بھی جاری ہوتا ہے۔

والمحروم لا یحجب عندنا...... الخ

س: کیا محروم حاجب بن سکتا ہے۔

ج: اس میں اختلاف ہے۔

عامۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول: محروم بالکلیہ حاجب نہیں بن سکتا نہ ہی حجب نقصان کے ساتھ اور نہ ہی حجب حرمان کے ساتھ۔ مصنف علیہ الرحمہ

Scanned by CamScanner

کے قول "والمحروم لا یحجب عندنا" سے یہی قول مراد ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب: محروم بالکلیہ اگرچہ حجب حرمان نہیں بن سکتا۔ لیکن حجب نقصان کے ساتھ حاجب بن سکتا ہے۔ مثلاً کافر، قاتل اور غلام۔

والمحجوب یحجب بالاتفاق .... الخ

س: کیا محجوب حاجب بن سکتا ہے؟

ج: محجوب بالاتفاق حاجب بن سکتا ہے۔ مثلاً دو یا دو سے زائد بہن بھائی اگرچہ باپ کی وجہ سے محجوب ہوتے ہیں لیکن ماں کیلئے حاجب بھی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے ماں کا حصہ ثلث سے سدس ہو جائے گا۔

Scanned by CamScanner

باب مخارج الفروض

اعلم ان الفروض المذکورۃ فی کتاب اللہ نوعان ..... الخ

★ کتاب اللہ میں ذکر کردہ فروض کی انواع: کتاب اللہ میں ذکر کردہ انواع دو ہیں۔

النوع الاول

1۔ نصف (½) 2۔ ربع (¼) 3۔ ثمن (⅛)

النوع الثانی

4۔ ثلثان (⅔) 5۔ ثلث (⅓) 6۔ سدس (⅙)

علی التضعیف والتنصیف .....

اس کی وضاحت [ص: 28] پر گزر چکی ہے۔

فاذا جاء فی المسائل من هذه الفروض احاد احاد ..... الخ

★ مخرج نکالنے کا پہلا قاعدہ

س: فروض ستہ مذکورہ میں کوئی فرض اکیلا آجائے۔ تو مسئلہ کس سے بنے گا؟

ج: جب کوئی فرض اکیلا آجائے تو مسئلہ اسی فرض کے مخرج سے بنے گا۔ سوائے نصف کے کہ اگر نصف اکیلا آجائے تو مسئلہ دو (2) سے بنے گا۔

فرض کا مخرج: فرض کا مخرج وہی عدد ہوتا ہے۔ جو فرض کا ہم نام ہو۔ مثلاً ربع کا ہم نام اربعۃ (4) ہے۔ تو یہ (4) ربع کا مخرج ہے۔ اور اسی سے مسئلہ بنے گا۔ اسی طرح ثمن کا ہم نام ثمانیہ (8) ہے۔ اور ثلث کا ہم نام ثلاثہ (3)

Scanned by CamScanner

مثال:- مسئلہ = 4

میت

شوہر — بیٹا

ربع = 1 — مابقی = 3

نوٹ: مثال مذکور میں ربع اکیلا آیا ہے۔ اس لیے مسئلہ اس کے مخرج یعنی (4) سے بنا۔

مثال:- مسئلہ = 8

میت

بیوی — بیٹا

ثمن = 1 — مابقی = 7

نوٹ: مثال مذکور میں ثمن اکیلا آیا ہے۔ اس لیے مسئلہ اس کے مخرج یعنی (8) سے بنا۔

مثال:- مسئلہ = 3 **(ثلثان کی مثال)**

میت

دو بیٹیاں — چچا

ثلثان = 2 — مابقی = 1

مسئلہ = 3

میت

ماں — باپ

ثلث = 1 — مابقی = 2

نوٹ: امثلہ مذکورہ بالا میں ثلثان اور ثلث اکیلے آئے لہذا مسئلہ ان کے مخرج یعنی (3) سے بنا۔

مثال: مسئلہ = 6

میت

باپ — بیٹا

سدس = 1 — مابقی = 5

Scanned by CamScanner

نوٹ: مثال مذکور میں سدس اکیلا آیا اس لیے مسئلہ اس کے مخرج یعنی (6) سے بنا۔

واذا جاء مثنی أو ثلاث وهما من نوع واحد ..... الخ

٭ "مخرج نکالنے کا دوسرا قاعدہ"

س: جب ایک نوع کے دو یا تین فروض اکٹھے آجائیں تو مسئلہ کس سے بنے گا۔؟

ج: جب ایک نوع ہی کے دو فرض یا تین فرض آجائیں تو مسئلہ سب سے چھوٹے فرض کے مخرج سے بنے گا۔

نصف اور ربع کے جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 4

میت

شوہر	بیٹی	چچا
ربع = 1	نصف = 2	مابقی = 1

نصف اور ثمن کے جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 8

میت

بیوی	بیٹی	چچا
ثمن = 1	نصف = 4	مابقی = 3

نوٹ: "ربع" اور "ثمن" جمع نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ثمن صرف بیوی کا فرض ہے اور "ربع" شوہر کا بھی اور بیوی کا بھی فرض ہے۔ پس اگر شوہر مر جائے تو بیوی کو ثمن ملے گا یا ربع۔ دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔ اور اگر بیوی مر جائے تو ثمن ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ بیوی کی بیوی نہیں بلکہ شوہر ہوتا ہے اور شوہر کا فرض نصف ہے۔

Scanned by CamScanner

یاد رہے۔

ثلث اور سدس کے جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 6

میت

ماں	دو اخیافی بہنیں	چچا
سدس = 1	ثلث = 2	مابقی = 3

سدس، ثلث اور ثلثان کے جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 6 عول 7

میت

ماں	دو حقیقی بہنیں	دو اخیافی بہنیں
سدس = 1	ثلثان = 4	ثلث = 2

واذا اختلط النصف من الاول .... الخ

★ "مخرج نکالنے کا تیسرا قاعدہ": اس کے درج ذیل تین جز ہیں۔

1) "نوع اول کا نصف" نوع ثانی کے تمام مفروض یا بعض مفروض کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چھ (6) سے بنے گا۔

2) "نوع اول کا ربع" نوع ثانی کے تمام یا بعض مفروض کے ساتھ آجائے تو مسئلہ بارہ (12) سے بنے گا۔

3) "نوع اول کا ثمن" نوع ثانی کے تمام یا بعض مفروض کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چوبیس یعنی (24) سے بنے گا۔

نصف کے نوع ثانی کے کل کے ساتھ جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 6 عول 10

میت

شوہر	ماں	دو عینی بہنیں	دو اخیافی بہنیں
نصف = 3	سدس = 1	ثلثان = 4	ثلث = 2

Scanned by CamScanner

نصف کے نوع ثانی کے بعض کے ساتھ جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 6

میت

چچا	دو اخیافی بہنیں	شوہر
مابقی = 1	ثلث = 2	نصف = 3

ربع کے نوع ثانی کے کل کے ساتھ جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 12 عول 17

میت

دو اخیافی بہنیں	دو عینی بہنیں	ماں	بیوی
ثلث = 4	ثلثان = 8	سدس = 2	ربع = 3

ربع کے نوع ثانی کے بعض کے ساتھ جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 12

میت

چچا	دو بیٹیاں	شوہر
مابقی = 1	ثلثان = (8)	ربع = (3)

(و علی ھذا القیاس)

نوٹ: نوع اول کے ثمن کا ہمارے نزدیک نوع ثانی کے کل کے ساتھ منفرد نہیں۔ سوائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے۔

ثمن کے نوع ثانی کے بعض کے ساتھ جمع ہونے کی مثال

مسئلہ = 24

میت

چچا	دو بیٹیاں	ماں	بیوی
مابقی = 1	ثلثان = 16	سدس = 4	ثمن = 3

Scanned by CamScanner

باب العول

العول ان یزاد علی المخرج شیٔ من أجزائہ اذا ضاق عن فرض ......

عول کا لغوی معنی: عول کا لغوی معنی "میل" یعنی میلان ہے۔ اسی طرح ایک معنی "غلبہ" ہے۔ یعنی غالب ہونا۔ اور ایک معنی "رفع" ہے۔ جیسے "عال المیزان" یعنی ترازو بلند ہو گیا۔

عول کی اصطلاحی تعریف: جب اصحاب فرائض اور ورثاء کے حصے بڑھ جائیں مخرج سے۔ اور مخرج تنگ ہو جائے۔ تو مخرج کو بڑھا دینے کا نام عول ہے۔

اعلم ان مجموع المخارج سبعۃ ......

س: کل مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں۔

ج: کل مخارج (7) ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

1)۔ دو (2) — 2)۔ تین (3)

3)۔ چار (4) — 4)۔ آٹھ (8)

5)۔ چھ (6) — 6)۔ بارہ (12)

7)۔ چوبیس (24)

فائدہ: ان سات مخارج کی دو انواع ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں۔

1)۔ **اربعۃ منها لا تعول:** ان سات میں اول الذکر چار کا کبھی بھی عول نہیں ہو سکتا یعنی: (2, 3, 4, 8)

2)۔ **ثلاثۃ منها قد تعول:** ان سات میں آخر الذکر تین کا کبھی کبھار عول ہوتا ہے۔ یعنی: (6, 12, 24)

نوٹ: ان تینوں کی تفصیل آ رہی ہے۔

Scanned by CamScanner

اما الستۃ فانھا تعول الی عشرۃ وترا و شفعاء ۔۔۔۔۔۔۔۔

ستۃ کا عول: چھ (6) کا عول سات سے دس تک، جفت (8، 10) اور طاق (7، 9) دونوں عددوں میں ہوتا ہے۔

(6) کا عول (7) تک: تین صورتوں میں ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

1)۔ جب مسئلہ میں نصف اور ثلثان جمع ہو جائیں۔

2)۔ جب دو نصف اور ایک سدس جمع ہو جائے۔

3)۔ جب ثلثان، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں۔

(6) کا عول (8) تک: دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

1)۔ جب دو نصف اور ایک ثلث جمع ہو جائے۔

2)۔ جب نصف، ثلثان اور سدس جمع ہو جائیں۔

فائدہ: اس مسئلہ میں عول سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔

(6) کا عول (9) تک: دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

1)۔ جب نصف، ثلثان اور ثلث جمع ہو جائیں۔

2)۔ جب دو نصف، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں۔

(6) کا عول (10) تک: صرف ایک صورت میں ہوتا ہے۔

1)۔ جب نصف، ثلثان، ثلث اور سدس جمع ہو جائیں۔

فائدہ: اسے مسئلہ شریحیہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں قاضی شریح علیہ الرحمہ نے فیصلہ کیا۔

واما اثنا عشر فھی تعول الی سبعۃ عشر وترا لا شفعا، ۔۔۔۔۔۔

Scanned by CamScanner

بارہ (12) کا عول : بارہ کا عول سترہ (17) تک ہوتا ہے۔ لیکن صرف طاق میں یعنی : (13، 15، 17) میں۔ نہ کہ جفت میں۔

(12) کا عول (13) تک : صرف ایک صورت میں ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

(1) جب مسئلہ میں ربع، ثلثان اور سدس جمع ہو جائیں۔

مثال : مسئلہ = 12 عول 13

میت

بیوی	دو عینی بہنیں	ایک اخیافی بہن
ربع = 3	ثلثان = (8)	سدس = (2)

(12) کا عول (15) تک : دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

1)۔ جب ربع، ثلثان اور ثلث جمع ہو جائیں۔

مثال : مسئلہ = 12 عول 15

میت

بیوی	دو اخیافی بہنیں	دو حقیقی بہنیں
ربع = 3	ثلث = (4)	ثلثان = (8)

2)۔ جب ربع، ثلثان اور دو سدس جمع ہو جائیں۔

مثال : مسئلہ = 12 عول 15

میت

بیوی	دو عینی بہنیں	ایک اخیافی بہن	ماں
ربع = 3	ثلثان = 8	سدس = 2	سدس = 2

(12) کا عول (17) تک : صرف ایک صورت میں ہوتا ہے۔ اور وہ درج ذیل ہے۔

مثال : مسئلہ : 12 عول 17

میت

ماں = 2 دو اخیافی بہنیں = 4 دو حقیقی بہنیں = 8 ... = 3

Scanned by CamScanner

واما اربعة وعشرون فانها تعول الی سبعة وعشرین ..... الخ

(24) کا عول: چوبیس کا عول صرف (27) ہے۔ اور اسکی ایک ہی صورت ہے

1۔ جب مسئلہ میں ثمن، ثلثان اور دو سدس جمع ہو جائیں۔

مثال:

مسئلہ 24 عول 27

میت

بیوی	دو حقیقی بیٹیاں	ماں	باپ
ثمن = (3)	ثلثان = (16)	سدس = (4)	سدس = (4)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب: (24) کا عول اکتیس (31) تک ہو سکتا ہے۔ یعنی (27) اور (31)۔

مسئلہ منبریہ کیا ہے؟ مثال مذکور مسئلہ منبریہ ہے یعنی جب بیوی، دو بیٹیاں اور ماں و باپ اکٹھے ہو جائیں۔

وجہ تسمیہ: حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو اس وقت آپ منبر پر جلوہ فگن تھے۔ اور یہ کوفہ تھا۔ تو آپ نے اس کا فورا جواب دے دیا۔ سائل نے عرض کیا کہ کیا بیوی کا ثمن نہیں ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ثمن (9) ہو گیا ہے۔ اور اپنے خطبہ میں جاری رہے۔ پس لوگ آپ کی ذہانت و فطانت سے متعجب ہوئے۔

Scanned by CamScanner